چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کے لمس کو اپنے چہرے پر محسوس کرتے آریحہ نے مسکراتے ہوئے اپنی آنکھیں کھولیں سامنے ہی اپنی چار سالہ بیٹی کو اپنے چہرے پر جھکے کھلکھلاتے ہوئے دیکھ آریحہ نے کروٹ بدلتے اسے نیچے کرتے خود اس کے اوپر آئی تھی۔ "ممی نو۔۔۔نو ممی ہاہاہاہا!!" چار سالہ

آروا اپنی ماں کے گدگدانے پر مزید تیز کھلکھلاتے
ہوئے ہنسی تھی۔ آریحہ نے اسکے خوبصورت
چہرے کو ہنسنے کی وجہ سے لال ہوتے دیکھ اسکے
گلابی گال بہت پیار سے چومے تھے، اسکی آنکھوں
میں دو سال پہلے والا منظر لہرایا جب حمدان
زندہ تھا وہ بھی روزانہ اٹھتے آروا کو ایسے ہی پیار
کرتا تھا، آریحہ نے اپنی آنکھیں میچ کے کھولیں
اور آروا کو لیتے نیچے کی جانب بڑھ گئی جہاں
اسکے والدان دونوں کیلئے ناشتہ بنا رہے تھے۔
''آروو۔ آپ نے نانو کو جگایا؟'' آریحہ نے اپنے

باپ کے گلے لگتے انہیں سلام کیا اور آروا سے

پوچھا کیونکہ اسے اٹھتے ہی بھوک لگتی تھی اور

آریحہ کے والد نیند کی پرابلم کی وجہ سے مشکل

سے سوتے تھے تو آریحہ جتنا ہو سکے انہیں خود سے

نہیں اٹھاتی تھی بلکہ جب انکی نیند پوری ہوتی وہ خود

ہی اٹھ جاتے تھے۔"نہیں ماما بلکہ نانو نے مجھے زبردستی

اٹھایا تھا میں نے نانو کو بتایا بھی آج سنڈے (سلیپنگ ڈے)

ہے مگر نانو نے پھر بھی مجھے اٹھا دیا ۔۔"

آروا نے منہ پھلاتے شبیر صاحب کی شکایت لگائی تھی

جو اسکی شکایت پر اسے منہ چڑاتے اسکی پلیٹ میں ٹوسٹ

سرف کر رہے تھے۔" بھئی آج کے دن ہی تو ہمیں

ٹائم ملتا ہے ساتھ وقت گزارنے کا ورنہ آپکی ماما کہاں

گھر موجود ہوتی ہیں" شبیر صاحب نے اپنی بیٹی کا ماتھا

چوما تھا جو پیار سے انہیں دیکھ رہی تھی۔" خالہ جانی

کہاں ہیں کیا ابھی تک اٹھی نہیں؟" آریحہ نے

اپنی خالہ کی غیر موجودگی پر پوچھا لیکن پیچھے سے آتی

آواز نے اسے مسکرانے پر مجبور کر دیا۔" نہیں بھئی

ہم تو وقت کے پابند ہیں اور ساتھ ساتھ صحت کا

خیال بھی رکھتے ہیں اسلیئے اپنی پیاری بھانجی کے اٹھنے

سے پہلے واک پر نکلے ہوئے تھے۔" شاھدہ بیگم نے

ہنستے ہوئے کہا اور اسکے گال پر پیار کیا تھا۔" خالہ ! !

ٹورنٹو (Toronto) صبح صبح واک خیریت ہے

کے مردوں کو گھائل کرنے کا ارادہ ہے ؟" آریحہ

نے ہنستے ہوئے اپنی خالہ کو چھیڑا تھا جس پر

انہوں نے اسے آنکھیں دکھاتے بدماش

کہا تھا وہ یوہی ان سے مزاق کرتی تھی

اور انسے چھڑ چھاڑ کرتی تھی۔" مردوں

کو ہوں نہ ہوں لیکن لڑکیوں کو گھائل کرنے

کا ضرور ارادہ تھا اپنے اتنے خوبصورت اور

ڈیشنگ بیٹے کو لیکر پارک گئی تھی تاکہ اسکے

ہاتھ پیلے کرواؤں" شاہدہ بیگم نے مسکراتے

ہوئے اپنے بیٹے کو اندر آتے دیکھا تھا۔

جو چھوٹی سی ٹاول سے اپنے ماتھے پر آتے پسینے

صاف کر رہا تھا۔ سیف اللہ نے آتے ہی آروا کو

گود میں اٹھاتے اچھالا تھا جو اس کے اچھالنے

پر کھلکھلا کر ہنسی تھی۔ آریحہ کی نظر اسکی طرف

اٹھی تھی جو اسے ہی اپنی پر تپش نظروں سے

دیکھنے میں مصروف تھا۔ "سیف اللہ آؤ ناشتہ کرو"

شبیر صاحب نے اسے بیٹھنے کا اشارا کرتے

اسکی پلیٹ میں ٹوسٹ رکھا تھا لیکن سیف اللہ

کو جوس چاہیئے تھا جو آریحہ کے آگے رکھا

تھا۔ ''کیا مجھے جوس پاس کرو گی؟'' سیف اللہ

نے آریحہ کو دیکھتے پوچھا تھا جو سر ہلاتے

گلاس میں جوس ڈالنے لگی۔ '''' کیا آج

ہم سب باہر گھومنے چلیں دو دن ہوئے

ہیں آپ لوگوں کو آئے ہوئے لیکن ابھی

بھی ہم کہیں گھومنے نہیں گئے؟'' شاھدہ

بیگم نے املیٹ کھاتے ہوئے سب کو مخاطب

کیا تھا۔ '' خالہ جانی یہ آپکا پلین ہے یا کسی اور کا؟''

آریحہ نے اپنی بیٹی کو شاھدہ بیگم کی بات

پر اپنے چھوٹے چھوٹے دانتوں سے مسکراتے

دیکھ پوچھا تھا وہ سمجھ گئی تھی یہ اسکی بیٹی کی

ہی کارستانی ہے جو شاہدہ بیگم کی زبانی ہے۔

" صحیح تو ہے آریحہ تمہیں اور سیف اللہ کو اتنی مشکل

سے چھٹی ملتی ہے اگر بچی کہیں باہر گھومنا

چاہتی ہے تو ہم چلتے ہیں نہ؟!"شبیر صاحب

نے اپنی نواسی کی سائیڈ لیتے اسے اپنی گود

میں بٹھایا تھا۔" بابا ابھی تو گھومنے گئے تھے

اور کل آروا کی کلاسس بھی ہیں وہ تھک

جائیں گی تو جانے میں تنگ کرے گی۔"

آریحہ نے آروا کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

پر سو رات اسے بخار ہو گیا تھا جسکی وجہ

سے آریحہ کافی پریشان رہی تھی وہ گھر

نہ ہوتے ہوئے بھی اپنی فیملی سے غافل نہیں

تھی لیکن اسکی بیٹی ہمیشہ اسے اپنی فکر میں مبتلہ

رکھتی تھی اپنی شرارتی نیچر کی وجہ سے۔

" بھئی تم لوگ جا کر ریڈی ہو جاؤ میں نے

تو پہلے سے ہی پکنک کی تیاری کر رکھی ہے ابھی

ڈرائیور سے کہہ کر پکنک باسکٹ گاڑی میں

رکھواتی ہوں، میرے فریش ہونے سے پہلے

تیار ہو جانا دونوں ورنہ جس حال میں ہو گے

اسی میں لے جاؤ نگی۔۔ سمجھ گئے!!"شاہدہ

بیگم نے ان سب کو دھمکی لگا کر اپنے کمرے

کی جانب قدم بڑھائے تھے جس پر سب

نہ میں سر ہلاتے بریک فاسٹ مکمل کرتے

اپنے کمروں کی جانب بھاگے تھے کیونکہ

شاہدہ بیگم اپنی بات کی پکی تھیں اگر انہوں

نے کہا کہ وہ ایسے ہی حالت میں انہیں لے

جائیں گیں تو یعنی وہ ایسا کر سکتی تھیں۔

ابھی آریحہ آروا کو اٹھاتے اپنے کمرے

کی جانب بڑھ رہی تھی جب سیف کی آواز

پر پیچھے پلٹی تھی۔ "جی؟" سیف آریحہ سے

چھ سال بڑا تھا جسکی وجہ سے ان میں زیادہ

فرینکنس نہیں تھی، لیکن وجہ عمر نہیں

سیف اللہ کا مزاج تھا وہ فوج میں ہونے کی

وجہ سے کافی سخت اور ٹو دا پوائنٹ مزاج

کا بندہ تھا، اسکے چہرے پر مردانہ وجاہت

کے ساتھ ساتھ نو لفٹ کا بورڈ ہمیشہ لٹکا

ہوتا تھا لیکن آریحہ کے سامنے نہیں وہ

آریحہ کے سامنے بلکل چینج پرسنلٹی

رکھتا تھا۔ آریحہ کو دیکھتے ہی نرم مزاج

اور جھجک جانے کہاں سے سیف اللہ میں

کود پڑتی تھی کبھی کبھار تو اسے خود پر

حیرانگی ہوتی تھی جو بندہ ہفتوں گھنے وحشی

جانوروں سے بھرے جنگل میں رہا ہو اس

قدر سخت ٹرینگ اور بے شمار دہشتگردوں

کو عبرت ناک مقام پر پہنچا چکا ہو وہ ایک

نازک سی لڑکی کے آگے کیسے جھجک سکتا

ہے لیکن یہاں سوال یہی تو ہے؟ نازک؟؟؟

کون؟!! آریحہ!!!؟؟ نہیں نہی وہ نازک نہیں

اللہ معاف کرے اس نازک سی دکھنے والی

لڑکی کیلئے غلطی سے بھی نازک لفظ استعمال

مت کر لینا ورنہ وہ تمہیں اچھی طرح سختی

کا مطلب سمجھائے گی۔ آریحہ آرمی ملٹری

میں ایک وحشت کا نام ہے وہ لڑکی نہیں

ایک فائٹر مشین ہے ملک سے وفادار، جانباز

اور سچی حبِّ وطن۔ اسکا ملکِ پاکستان اسکی

آن بان شان آریحہ کی پہلی محبت ہے۔

“Aariha The Major of

Armed Defense Force system”

سیف کو اتنی دیر خود کو گھورتا پا کے آریحہ نے اپنا

گلا کنکھارا تھا جس پر وہ اسکے خیالوں سے باہر

نکل کر اپنا سر کھجاتے اسے دیکھنے لگا۔

"آپ نے کچھ کہنا ہے؟" آریحہ نے اسے

پھر سے خاموش پاتے خود پوچھا تھا۔

"ہاں۔۔وہ-وہ میں تمہیں یہ دینا چاہ

رہا تھا۔ل-لیکن وقت نہیں مل سکا

۔۔۔امید کرتا ہوں تم مائینڈ نہیں کرو

گی" سیف نے اسکی طرف ایک چھوٹا

سہ ڈباّ بڑھاتے ہوئے کہا تھا، "یہ تمہارے

مشن کی کامیابی کا تحفہ ہے اگر چاہو تو

پہن لینا ورنہ نہیں۔۔۔ مرضی تمہاری"

سیف کہتے ساتھ ہی وہاں سے اپنے کمرے

کی طرف مڑ گیا اتنے عرصے میں اسے

یوں مخاطب کرتے سیف کی دھڑکنیں

سرپٹ دوڑ رہی تھیں اسے لگ رہا تھا

ابھی اسکا دل نکل کر باہر آ جائے گا اتنے

سالوں بعد بھی اسکی فیلنگز میں کوئی کمی نہیں

آئی تھیں بلکہ یوں لگ رہا تھا اب اسکے یہ احساس

اور جذبات مزید گہرے اور مضبوط ہوتے

جارہے ہیں۔ آریحہ اسکے یوں ہوائی اڑے

چہرے کو یاد کرتی مسکراتے ہوئے اپنے

کمرے کا دروازہ بند کر گئی اسے ابھی اپنی

بیٹی کو تیار بھی کرنا تھا جو کب سے باتھ میں

گھسے خود سے نہانے کی کوشش کر رہی تھی۔

وہ سب لوگ پکنک پر خوب انجوائے کر رہے

تھے کافی دنوں بعد اتنا ریلکس اور فریش فیل

ہو رہا تھا سیف اللہ کی بار بار نظر بھٹک کر

ان خوبصورت موتیوں والے ایئر نگز پر جا رہی

تھی جو آریحہ نے اسکے دیئے ہوئے تحفہ

کو پہن کے اپنے کانوں میں سجائے رکھا تھا۔

وہ پہلی دفع اسے اپنے دئیے ہوئے کسی

تحفے کو پہننے ہوئے دیکھ رہا تھا اور واللہ

کوئی سیف سے اس وقت اسکی دلی کیفیت

پوچھتا تو وہ سمجھ جاتا یہ لیفٹیننٹ کرنل

اپنی میجر کزن کے عشق میں پاگل ہو

چکا ہے جو ایک شہید کی بیوہ اور ایک

چار سالہ گول مٹول خوبصورت سی

بچی کی ماں ہے۔ آریحہ نے خود پر نظروں

کی تپش محسوس کی تھی اور جانتی تھی

وہ نظریں کس کی ہونگی لیکن خود اپنی

نگاہیں نہیں اٹھائیں تھیں وہ سیف اللہ کو

کبھی کوئی غلط سگنل نہیں دینا چاہتی تھی۔

آریحہ بخوبی سیف اللہ کی دلی حالت سے

واقف تھی اسے معلوم تھا سیف اللہ اس

کیلئے کیا جذبات رکھتا ہے لیکن آریحہ

کبھی اسے کوئی جھوٹی امید نہیں دینا

چاہتی تھی وہ آج تک اپنے شوہر

اپنی محبت کو نہیں بھولا پائی تھی

اور نہ ہی بھولانے کا ارادہ رکھتی تھی۔

حمدان سلیم اسکی چاہت اور اسکا شوہر

تھا اسکی پیاری سی بچی کا باپ تھا وہ

اسے بھولا کر کسی اور کی نہیں ہونا

چاہتی تھی۔اسنے کتنی ہی بار اپنے

باپ کو اس رشتے کیلئے منع کیا تھا

شبیر صاحب چاہتے تھے کہ وہ

سیف اللہ سے نکاح کرلے وہ سیف کی

اپنی بیٹی کیلئے چاہت سے بخوبی واقف

تھے لیکن آریحہ نہیں چاہتی تھی،وہ

ایک شہید کی بیوہ تھی اور سیف اللہ کی

لائف کو سپائل نہیں کر سکتی تھی

کیونکہ وہ اپنے شوہر کی یادوں سے نہیں

نکل پا رہی تھی تو دوسرے شخص کو

کیسے اپنے دل میں بساتی یہ سیف اللہ کے

ساتھ زیادتی تھی۔اور آج بھی آریحہ

نے اسکا تحفہ اس لیئے پہنا کہ وہ اسکا دل دکھانا

نہیں چاہتی تھی یہاں تک کہ اسنے اپنی

خالہ کو سیف کیلئے لڑکیاں دیکھنے کا بھی کہا

تھا جس پر انہوں نے بھی اسے سمجھایا کہ

سیف اللہ اسے چاہتا ہے "وہ تمہارے خود

سے اس رشتے سے راضی ہونے کا انتظار
کر رہا ہے وہ کبھی نہیں مانے گا" لیکن پھر
بھی آریحہ چاہتی تھی وہ اس کے لیئے
کوئی اچھی لڑکی ڈھونڈ لیں۔ سیف اللہ اور
آروا ساتھ ہی کھیل رہے تھے آروا
سیف اللہ سے کافی اٹیچڈ تھی یہ بات کہنا
غلط نہیں تھی کہ سیف اللہ آروا کی لائف
میں فادر فیگر تھا۔ حمدان سلیم دو سال پہلے
ایک مشن میں لوگوں کو بچاتے شہید
ہوا تھا اس وقت آروا بمشکل دو سال کی

تھی اسے حمدان سلیم اتنا یاد نہیں تھا ہاں

بس کچھ فوٹو گرافس کو دیکھتے اسے پاپا

بولتے یاد کرتی تھی جس پر آریحہ اسے

فوٹو گرافس کے پیچھے کے لمحات کے بارے

میں بتاتی تھی آروا ایک بہت ذہین اور

سمجھدار بچی تھی وہ باتوں اور چیزوں کو

بہت جلدی پک کرتی تھی شاید ماں اور

باپ کی جینس ہی اتنی سٹرونگ تھی۔

وہ لوگ پکنک سے واپس آ چکے تھے

اور آروا کافی تھکے ہونے کی وجہ سے

سیف اللہ کی ہی گود میں سو گئی تھی۔

آریحہ نے اسکے قریب قدم بڑھاتے

اسکی گود سے آروا کو لینا چاہا جب

آروا کی بات سنتے سیف اللہ اور آریحہ

دونوں کے چہرے لال پڑے تھے۔

"پاپا۔۔سیف ماموں۔سو سوفٹ۔۔

ماما کیا ہم یہ ٹیڈی اپنے کمرے میں رکھ لیں ؟"

آروا نیند میں ہونے کی وجہ سے سیف کو

پاپا اور نرم نرم ٹیڈی بیئر سمجھ رہی تھی

جس پر آریحہ نے فوراً اسے سیف اللہ کی

گود سے لیتے اسے شکریہ بولتے اپنے

کمرے کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

"آروا آپ مجھے ایمبیرس کروا رہی

مانو گی" آریحہ نے اپنے شرم سے لال

ہوتے گال کو چھوتے اپنی پیاری سی

بیٹی کے سوئے ہوئے وجود کو دیکھا تھا۔

سیف اللہ اسے یوں ہڑبڑی میں جاتے دیکھ

جی بھر کے مسکرایا تھا، اسکا یہ معصوم

عشق آج بھی اسے ٹین ایجروں کی طرح

شرمانے پر مجبور کر دیتا تھا اور کرتا بھی کیوں

نہیں سیف نے آریحہ کو بچپن سے چاہا تھا

لیکن یہ چاہت آج کل کے "سو کالڈ جسمانی

لطفِ محبت "نہیں تھی جو صرف جسم سے

شروع اور جسم کی چاہت پر ہی ختم ہو وہ

آریحہ سے عشق کرتا تھا اور قسم سے! عشق

مزاجی ہو یا حقیقی وہ حد درجہ پاک اور معصوم

ہوتا ہے عشق وہ واحد جذبہ ہے جو خدا نے

اپنے نبی خاتم الانبیاء المرسلین صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم سے کیا اور بے مثال کیا ہے اور اسی

عشق کو اپنے بندوں سے بھی کرنے کا کہا ہے

تو ہم عشق جیسے پاک جذبے کو یوں جسمانی
ہوس سے کیسے ملا سکتے ہیں؟ مانا کہ اللہ نے
مردوں کو اپنی عورتوں سے نفع حاصل
کرنے کا فرمایا ہے لیکن اسکا مطلب یہ تو
نہیں کہ آپ ہر جذبے کو محبت سے ملا دیں۔
سیف نے پورٹریٹ وال پر ان سب کی تصویر
لگی دیکھی تھی جس میں حمدان اور آریحہ
کی والدہ بھی شامل تھیں۔ایک دم سے چار سال
پہلے والا منظر اسکی نظروں کے سامنے سے گھوما تھا
جب وہ اپنے ایک مشن پر جا رہا تھا اور اپنی والدہ سے

آخری الوداعی کلمات کہتے اسے حمدان اور آریحہ

کے نکاح کی تاریخ پکی ہونے کا پتہ چلا تھا۔ سیف اللہ

اور حمدان دونوں ایک ہی batch graduate

تھے لیکن الگ الگ فیلڈ میں دلچسپی کی وجہ سے

وہ الگ الگ ڈیوٹیز پر تعینات تھے سیف اللہ

آرمڈ فورس میں تھا جبکہ حمدان ڈیفنس کیٹیگری

میں تھا۔ شبیر صاحب ایک برگیڈئیر ہیں اور

انکے ایک جنرل دوست نے آریحہ کا ہاتھ مانگا تھا

وہ ایک دو دفعہ تو ٹال گئے لیکن چونکہ حمدان آریحہ

کو پسند کرنے لگا تھا شبیر صاحب نے ان دونوں

کا رشتہ پکا کر دیا اور حمدان کی انسسٹ پر ہی جلدی نکاح

کی ڈیٹ بھی فیکس کر دی، شاھدہ بیگم ٹورونٹو

میں ایک اچھی بزنس وومین کے طور پر اپنی کمپنی

چلاتی تھیں جسکی وجہ سے انکا پاکستان کا چکر کم ہی

لگتا تھا آریحہ کے نکاح کی خبر سنتے وہ پاکستان آئی تھیں

جب ہی پتا چلا کی سیف اللہ ایک خطرناک مشن پر جا رہا

ہے اسنے پہلی دفعہ اپنی ماں سے اپنی خواہش کا

اظہار کیا تھا کہ مشن سے واپسی پر وہ آریحہ کا ہاتھ

مانگ لیں اور انہوں نے کس دل سے اسے آریحہ

کی حمدان سے بات پکی کا بتایا تھا یہ وہی جانتی تھیں۔

اس سفر میں سیف اللہ بہت رویا تھا، اپنی معصوم محبت

کا پہلی مرتبہ اظہار پر ہی اسکا چھین جانا سیف اللہ

اس رات بچوں کی طرح رویا تھا اور یہاں آریحہ

کا نکاح ہو چکا تھا۔ جب دو مہینے بعد ایک دردناک

خبر نے ان سب کو ہلا کے رکھ دیا تھا۔ سیف اللہ

مشن کے دوران بری طرح زخم ہو گیا تھا ڈاکٹرز

کا کہنا تھا اس نے اپنی جینے کی امید چھوڑ دی ہے۔

آٹھ مہینے کومہ میں رہنے کے بعد اسے ہوش بھی

آیا تو کس دن جس دن آروا پیدا ہوئی تھی۔

حمدان میجر تھا اسلیئے اسکی فیملی کو پینل پر

آرمی ہاسپٹل فیسیلیٹیز دی جاتی تھیں اور

خود آریحہ سیکنڈ لیفٹیننٹ تھی جسکی وجہ سے

وہ لوگ ملٹری بنگلو میں رہتے تھے۔ سیف اللہ

کو جب ہوش آیا تھا وہ لوگ بھی ادھر ہی موجود تھے

اسے تب پتہ چلا تھا انکے گھر میں ننھی مہمان آئی

ہے۔ آروا بہت ہی خوبصورت ہیزل آنکھوں

والی شہزادی حمدان اور آریحہ کے ساتھ ساتھ

سب کی جان تھی۔ آروا کی پیدائش کے وقت

حمدان شہر میں موجود نہیں تھا اسلیئے سیف اللہ

نے اسکے کان میں آذان دی تھی کہنے کو وہ خود

مریض تھا لیکن یہ شاید اسکیلئے معجزے سے کم

نہیں تھا کہ اسے آٹھ ماہ بعد کومے سے ہوش

اس ننھی سے شہزادی کو دیکھنے کیلئے آیا تھا۔

سیف اللہ جتنی دیر جاگتا رہا اسنے آروا کو اپنی

گود میں رکھا تھا۔ آروا، آریحہ اور سیف اللہ

ایک ہی دن ہسپتال سے واپس آئے تھے۔

سیف اللہ کو حمدان کبھی برا نہیں لگتا تھا اور نہ

ہی کبھی اسکے دل میں ایسے جذبات پیدا ہوئے

تھے۔ سیف اللہ نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا

تھا اور اللہ نے اسکی محبت کا شاید یہی امتحان لینا تھا

دو سال بعد ہی حمدان مشن میں شہید ہو گیا تھا۔

سیف اللہ کیلئے بھی حمدان کی شہادت ایک بڑا جھٹکہ ثابت ہوئی تھی وہ بہت کم عرصے میں اچھے دوست بن گئے تھے۔ آروا کو سنبھالنا اتنا مشکل نہیں تھا جتنا آریحہ کو تھا وہ چاہ کر بھی اسے حوصلہ نہ دے پاتا، پہلے اپنی والدہ کی موت اور اسکے بعد اپنے شوہر کی شہادت آریحہ کو سخت چٹان میں بدل گئی تھی، شبیر صاحب بھی اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے جلدی ریٹائر ہو گئے تھے۔

وہ دو سال ان پر بہت بھاری پڑے تھے، سیف اللہ

نے سانس خارج کرتے ہوئے اس تصویر پر ہاتھ

پھیرا تھا، وہ جیسے ہی پلٹا اسے کچن میں کسی کا سایہ

نظر آیا تھا۔ سیف اللہ نے ڈرار کی خفیہ دراز کو

کھولتے اس میں سے اپنی گن نکالی تھی اور بلکل

دبے قدموں سے اسکی جانب بڑھا تھا اور سایہ کی

کھٹپٹ کی آواز پر اسنے بندوق تانی تھی لیکن اس

سے پہلے وہ ٹریگر دباتا اندھیرے میں کھڑے وجود

نے اس کا ہاتھ پکڑتے موڑا تھا اور لمحہ کے آخری حصے

میں وہ بندوق اسکے ہاتھ سے چھینتے سیف اللہ پر موڑ

چکا تھا اور سیف اللہ نے بھی اپنے دوسرے ہاتھ سے

تیز دھار چاقو اس وجود کی شہہ رگ پر رکھا تھا۔ سیف

نے اس وجود کی خوشبو محسوس کرتے دیوار پر ہاتھ مارتے

شلف پر لگیں لائٹیں اون کی تھیں جس پر آریحہ کا چہرہ

واضح دیکھتے سیف اللہ نے چاقو کو اس سے دور کیا تھا یہی

حال آریحہ کا بھی تھا اسنے خجل ہوتے سیف اللہ سے دوری

بنائی تھی کیونکہ حملہ آور کا سوچتے وہ دونوں ہی ایک دوسرے

کے نہایت قریب آچکے تھے۔ "آریحہ۔۔؟ سوئی نہیں ابھی تک؟"

سیف اللہ نے بندوق اسکے ہاتھ سے لے کر کبرڈ میں رکھی تھی۔

"ہم۔۔جی وہ نیند نہیں آرہی تھی تو۔۔کافی بنانے آگئی۔"

آریحہ نے کافی مکس کرتے ہوئے اسے بتایا تھا۔

سیف اللہ کو مسلسل خود کو تکتا پا کے آریحہ نے

مروتاً اُس سے بھی پوچھا تھا۔ "کافی پی ئینگے ؟"

جس پر سیف اللہ نے فوراً ہاں میں سر ہلایا تھا۔

وہ دونوں کیلیۓ کافی بناتی کپوں میں ڈالنے لگی۔

"ٹیرس پر چلیں ؟" وہ سیف اللہ کو کافی پکڑاتی

مڑنے ہی والی تھی جب سیف اللہ نے اس سے

پوچھا تھا جس پر وہ ایک نظر اسے دیکھتی ٹیرس

کی طرف بڑھ گئی۔ وہ دونوں خاموشی سے رات

کی اس پرسکون فضاء میں کافی پی رہے تھے جب

سیف اللہ نے بات کا آغاز کیا تھا۔ "مشن کو لے کر

پریشان ہو؟" سیف اللہ کی اچانک مشن کی بات پر
آریحہ کی سوچوں کا طسلسم ٹوٹا تھا وہ جو گہری سوچ
میں غرق واقعی مشن کے بارے میں سوچ رہی
تھی چونک کر اسکی طرف دیکھا تھا اور اسے پہلے
سے ہی خود کو گھورتا پا کے ہاں میں سر ہلا گئی۔
"فکر نہیں کرو۔۔۔ان شاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے
گا" سیف اللہ نے اسے ہمت دی تھی۔" ان شاء اللہ
لیکن پتہ نہیں کیوں مجھے کچھ صحیح نہیں لگ رہا ہے"
آریحہ نے آج پہلی مرتبہ خود سے کسی کانفیڈینشل
موضوع پر بات کری تھی ورنہ وہ کبھی بھی پروفیشنل

اور پرسنل لائف کو نہیں ملاتی تھی یہاں تک کہ بعض
دفع اپنی جان کا خطرہ ہونے کے باوجود وہ شبیر صاحب
سے اس انفارمیشن کو شیئر نہیں کرتی تھی۔ "آریحہ
ہمارے پروفیشن میں کوئی چیز خطرے سے خالی نہیں
ہے۔۔یہ مشن بھی ایسا ہی ہے۔ "سیف اللہ نے کافی
کا سپ لیتے آسمان کی طرف دیکھا تھا۔ "وہی
تو مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ اس مشن کے بارے میں
مجھے کیوں بہت کچھ غلط محسوس ہو رہا ہے۔۔یوں
جیسے یہ کوئی بہت بڑی سازش ہے۔۔۔۔یہ کیس
معمولی دہشتگردوں یا کسی ڈرگز مافیہ گروہ کے

متعلق نہیں ہے یہ کسی بڑے پیمانے پر سوچی سمجھی

سازش ہے۔"آریحہ نے کسی غیر مری نقطے کو گھورتے

ہوئے کہا تھا اور اسکی بات سنتے سیف اللہ جھٹکے سے

مڑا تھا۔"مطلب آریحہ ؟؟ تمہیں ایسا کیوں لگ رہا ہے ؟"

سیف اللہ نے اسکی طرف چہرہ کرتے استفسار کیا تھا۔

"دو مہینے پہلے میجر زوہیب کی شہادت ضرور اس

مشن سے جڑی ہے۔۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے جو

بات ہم نے ایک گھنٹہ پہلے ڈسکس کی ہے اسکی

تیاری دشمن ایک ہفتے پہلے سے کر کے بیٹھے تھے ؟"

آریحہ کے کہنے پر سیف اللہ نے پر سوچ نظروں

سے اسے دیکھا تھا یہی بات وہ بھی سوچ رہا تھا

لیکن اسکا ذہن اسکے آگے کے نقطے ملانے سے

قاصر تھا۔ "مجھے بھی یہی بات کھٹک رہی تھی

لیکن کیسے ؟؟ یہ مجھے بھی سمجھے نہیں آرہا۔ "سیف اللہ

نے آریحہ کو اپنے دماغ میں اٹھتے سوالوں کے بارے

میں بتایا تھا۔ "اس مشن کی تفصیل صرف ہم آٹھ

لوگ جانتے ہیں اور ایسا ممکن نہیں کہ دشمن وہ

بات جانتے ہوں !" آریحہ نے کپ خالی کرتے

سائیڈ پر رکھا تھا۔ "اور ایسا کیوں نہیں ہو سکتا آریحہ ؟"

سیف اللہ نے پوچھا تھا۔ "ایسا اسلیئے کیونکہ ہم

آٹھ لوگوں میں سے کوئی بھی اس مشن کی پوری

ڈیٹیلز سے واقف نہیں ہے ہم سب آدھی

آدھی انفار مشن جانتے ہیں اور حملہ کرنے سے

صرف چند منٹ پہلے ہی ہمیں وہ انفار میشن ملتی

ہے۔۔یعنی ضرور کوئی نہ کوئی غدار ہے" آریحہ

نے کہتے سیف اللہ کی جانب دیکھا تھا۔"ایسا

ممکن ہے۔۔۔ہو سکتا ہے کوئی جونئیر آفیسر

غدار ہو۔" سیف اللہ نے اپنا خدشا ظاہر کیا

جس پر آریحہ نے نفی میں گردن ہلائی۔"

نہیں کوئی جونئیر آفیسر نہیں ہو سکتا کیوں

کہ ہمیں جب کچھ منٹوں پہلے پتہ چلتا ہے تو
کوئی جونیئر کیسے بتا سکتا ہے! یہ ہم آٹھ میں سے
کوئی غدار ہے جسکا ہمیں جلد سے جلد پتا لگوانا
ہو گا" آریحہ نے اپنی تمام سوچوں سے سیف
اللہ کو آگاہ کیا تھا۔ "ٹھیک ہے میں اپنے
رسورسز سے جتنا ہو سکے ڈیٹا نکلواتا ہوں۔"
"نہیں! آپ یا میں اگر اپنے توسط سے کسی
بھی چیز میں چھان بین کریں گیں تو فوراً
غدار کو پتہ لگ جائے گا بھولے نہیں غدار
ہم میں سے ہی کوئی ہے یعنی میجر، کرنل،

جرنل اور لیفٹیننٹ جو بھی ہے کوئی عام آدمی

یا کچی گوٹیاں کھیلنے والا نہیں ہے۔"آریحہ

کے کہنے پر سیف اللہ نے اسکی تائید میں سر

ہلایا تھا۔"تو تمہارے پاس کوئی آئیڈیا ہے؟"

"ہمم۔۔ہمیں جب بھی کوئی انفارمیشن ملے

گی اس دوران ہی ہمیں پتہ لگانا ہوگا بہت

غور سے۔۔۔اس شخص کے بارے میں جو

ہم سے منفرد سوچ رکھ رہا ہو یا جو اپنا کوئی

الگ آیئینین دے رہا ہو۔۔۔مجھے پکہ یقین

ہے وہ جو کوئی بھی ہے بہت پہلے سے پلیننگ

کر کے بیٹھا ہے اور اگر میں اور آپ کوئی

الگ حل پیش کریں گے تو ضرور وہ شخص

اس بات کی مخالفت کریگا اور جو زیادہ مخالفت

کرے اسکے بارے میں ہی ہم چھان بین کریں

گے۔" آریحہ نے اپنا دماغ استعمال کرتے

حل پیش کیا تھا جس پر سیف اللہ اسے داد

دیتی نظروں سے دیکھنے لگا واقعی وہ دماغ کی

بے حد تیز تھی جبھی تو اتنی کم عمر میں میجر کے

عہدے پر فائز ہو چکی تھی۔" اور مخالفت کے

دوران اگر کوئی نہیں بولا تو؟" سیف اللہ نے

ایک اور خدشا بتایا تھا۔ "میں ایک میجر کے

ساتھ ساتھ سیکرٹ ایجنٹ بھی ہوں مجھے چہروں

کے ساتھ انسان کی باڈی لینگوج بھی بتادیتی

ہے کہ وہ کب اور کس طرح میری بات کی

نفی کرنا چاہ رہا ہے۔ لیکن ایک بات یاد رکھیئے

گا اپنی کسی بھی ڈوائس کے پاس یا آفس میں اس بات

کا ذکر بھی نہیں کیجیئے گا ہماری ہر طرح سے

جاسوسی کی جارہی ہے ائیر پورٹ پر میرے

کپڑوں میں وائس ٹرانس میٹر لگایا گیا تھا اس

چیز نے میرا شک اور بڑھا دیا ہے۔ جو کوئی

بھی ہے اونچی پہنچ رکھتا ہے۔" آریحہ نے بے حد

دھیمی آواز میں کہتے اندر کی جانب قدم بڑھائے

تھے۔ جبکہ سیف اللہ اسکے شارپ مائینڈ کو داد دینے

کے سوا اور کچھ نہ کر سکا۔ دو دن گزر چکے تھے،

انکو یہاں مزید ٹھہرے جب سیف اللہ کو انکے جرنل

مطیع پرور کی کال آئی تھی جسے وہ اور آریحہ نے

ساتھ مل کر اٹینڈ کیا تھا لیکن انہیں کسی بھی طرح

کا ثبوت ہاتھ نہ لگ سکا۔ اگلے دن آریحہ کچن میں کھڑے

کچھ بنانے میں مگن تھی جب شبیر صاحب بھی وہیں

پر آ گئے تھے اسے کچن میں کام کرتا دیکھ کر سی پر

بیٹھ گئے جبکہ آریحہ اپنے والد کو دیکھ مسکرا گئی۔

"طبیعت ٹھیک ہے بچہ؟ آج اتنی خدمت کس لئے؟

میں پہلے ہی بتا رہا ہوں میرا آج کل پیٹ ٹھیک

نہیں ہیں آپکے کسی ایکسپیریمنٹ کو مجھ پر تو

بلکل ٹرائے نہیں کرنا۔" شبیر صاحب نے

اسے آٹے کے ساتھ دنیا کے ابھی تک نہ دریافت

کیئے ملک کے نقشے بناتے دیکھ کہا تھا۔ انکے اپنی

اسپیشل ریسیپی کو بغیر ٹرائے کیئے ہاتھ کھڑے

کرتے دیکھ آریحہ نے منہ کھول کر اپنے بابا کو دیکھا تھا

"میں بھی نا نو۔۔۔ مّمی پلیز میرے تو پہلے ہی کل رات

اتنی مستی کرتے درد ہو گیا تھا اسلیئے میں تو کچھ

بھی نہیں تھانے والی۔۔۔ صحیح بات نہ نانو آئیں

ہم باہر سے کچھ بریڈ لے آتے ہیں یہ نیو ڈش

نانی اور ٹیڈی بیئر کھالیں گے۔'' آروا نے اپنی

ماں کو کچن میں گھسے دیکھ اور اوپر سے تضاد اپنے

نانا کی بات پر فوراً پیٹ درد کا بہانا کیا تھا اور ساتھ

مشورے سے بھی نواز دیا تھا۔ جس پر آریحہ نے

ان دونوں کو آنکھیں چندیا کر کے دیکھا تھا لیکن اس

سے پہلے وہ کچھ بولتی سیف اللہ اور شاہدہ بیگم کو بھی اسی

طرف آتا دیکھ وہ فوراً اپنی نیوٹرائے ڈش پلیٹ میں ڈالنے

لگی۔"خالہ جانی! سر یہ ٹرائے کریں نہ میں نے بنایا ہے۔"
آریحہ نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کے آگے اپنی ڈش رکھی
جو جلی ہوئی تو نہیں البتہ سڑی ہوئی ضرور لگ رہی تھی۔
عجیب طرح سے سبزیاں کٹی ہوئی اور کالے کلر کا ساس
اس پر ڈلا ہوا تھا جس کو دیکھتے ان دونوں نے اپنا حلق تر
کیا تھا۔ایک نظر آریحہ کے مسکراتے چہرے کو دیکھنے
کے بعد دوسری نظر شبیر صاحب اور آروا کو دیکھا تھا
جو آنکھوں کو بڑی کرے زور زور سے نفی میں سر ہلا
رہے تھے۔"آری۔۔وہ ایکچیولی میری ابھی تھوڑی
دیر میں ڈاکٹر سے اپائمنٹ ہے تو میں یہ نہیں کھا سکتی۔"

شاہدہ بیگم نے بہانہ گھڑتے اپنی جان چھڑوائی تھی

تو اگلی باری سیف اللہ کی تھی اسے اپنی طرف معصوم

امید بھری بڑی بڑی ہری رنگ آنکھوں سے دیکھتا

پا کے سیف اللہ نے تھوک نگلا تھا۔ آریحہ نے اسکی

طرف پلیٹ بڑھا کر ایک عجیب سے نقشے والی (کچھ نام

نہیں) چیز رکھی تھی۔ "آریحہ وہ میں آج کل کچھ لائیٹ

کھا رہا ہوں نہ اسلیئے۔۔۔" سیف اللہ نے بھی بہانہ

گھڑنا چاہا جب آریحہ اسکی بات کاٹ گئی۔ "کوئی بات

نہیں سر یہ میں نے بہت ہیلدی ڈش بنائی ہے آپ

ٹرائے تو کر کے دیکھئے۔" اسے اتنا انسسٹ کرتے دیکھ

مرتے کیا نہ کرتے کے مصداق سیف اللہ نے اس

انوکھی چیز کو منہ میں ڈالا۔اسے ہلکے ہلکے چباتے دیکھ

سب غور سے اسکے چہرے کے اتاؤ چڑھاؤ دیکھنے

لگے لیکن بدمزہ کھانے کے اوپر چہرے کے زاویے

بگاڑنے کے بجائے اسے حیران کن تاثرات دیتے

دیکھ سب چونکے تھے اسکے گردن ہاں میں ہلاتے

تھم زب کا اشارہ کرتے دیکھ آریحہ کی آنکھیں خوشی

سے چمکی تھیں، وہ یاہو کا نعرہ لگاتے ہوا میں اُچھلی تھی۔

"دیکھا ڈیڈی میں نے کہا تھا نہ ایک نہ ایک دن میں

ضرور کامیاب ہو جاؤں گی دیکھا آج سر نے میری

محنت کا پھل دے ہی دیا۔''آریحہ بچوں کی طرح

خوش ہوتے ہوا میں یاہو یاہو!! کر رہی تھی شبیر

صاحب اور آروا پریشان سے سیف اللہ کے قریب

بڑھے تھے جو ابھی بھی کھانے میں مصروف تھا۔

''کیا واقعی اچھا بنا ہے؟''شبیر صاحب نے حیران

ہوتے ہوئے پوچھا تھا جس پر سیف اللہ اپنے

منہ کے آگے ہاتھ رکھتے ہاں میں سر ہلاتے

کھانے کا لطف اٹھاتے آنکھیں بند کیئے ہوئے

تھا۔''کیا بھائی صاحب میری بچی کی برائی کرتے

ہو۔اتنا اچھا بنا ہے تو ہم بھی کھاتے ہیں نہ۔''شاہدا

بیگم اپنے بیٹے کو کھانے کا سُواد آنکھیں بند کرتے

لیتے دیکھ چہک کے بولیں تو سب نے بڑے سے

نوالے بنا کر منہ میں ڈالا تھا جبکہ اب سیف اللہ

انہیں آنکھیں کھول کر دیکھ رہا تھا۔ان سب کی

مسکراہٹ کو ایک لمحے میں غائب ہوتا دیکھ اب کی

باری سیف اللہ کے مزے لینے کی تھی جس نے کس

قدر مشکل سے اس نوالے کو اپنے حلق سے نیچے اتارا

تھا یہ وہی جانتا تھا اور ان سب کو بھی تو اس انوکھی

سزا سے گزروانہ تھا جو بڑے آرام سے اس سزا

سے ہاتھ کھڑے کر گئے تھے۔وہ لوگ فوراً بھاگ

کر بیسن پر جھکے تھے ان سب کی حالت دیکھتے آریحہ

نے چونک کر سیف اللہ کی طرف دیکھا جو گلاس

بھر بھر کر پانی پی رہا تھا۔ "کیا ہوا؟؟ اچھا نہیں بنا؟"

آریحہ نے معصومیت سے پوچھا تو سیف اللہ

تھوک نگلتے ہوئے اسے دیکھنے لگا ایک تو وہ محبت

میں پاگل دوسرا اسکا یہ معصوم انداز اف بندے

نے اس وجہ سے محبوب کے ہاتھ کی عجیب و

غریب چیز بھی حلق سے اتار لی تھی لیکن اسکا

مزید اب وہ خطاکار نہیں ہو سکتا تھا اسی وجہ سے

ہاتھ جوڑتے اس سے گزارش کرنے لگا۔ "آریحہ

یہ دیکھو میرے ہاتھ!! خدا کا واسطہ آئندہ کبھی

کوئی ڈش ٹرائی نہیں کرنا بلکہ تم کچن میں ہی مت

آنا۔" سیف اللہ کو شدت سے احساس ہورہا تھا

اس نے کل رات یوہی اسکی کافی کی تعریف کرکے غلطی کی

تھی جبھی آج صبح اٹھتے ہی آریحہ کو اپنا سب سے

فیورٹ کام نئی ڈشز بنانا یاد آیا تھا۔اور یہ بات تو

سب جانتے تھے آریحہ کو کھانا پکانا بلکل نہیں آتا تھا

لیکن اسے پسند بہت تھا اسلیئے اسے جب چھٹی ملتی

تھی وہ اس کام کو سرانجام دیتے لوگوں کے پیٹوں

میں درد کردیتی تھی۔۔۔

_ _

ایک ہفتے بعد کسی بہت ضروری کام کی وجہ سے ان دونوں کو ایمرجنسی ملٹری بیس پر لینڈ کروایا گیا تھا، آریحہ اور سیف اللہ دونوں ہی اپنی فیملی کو ایک سیف پلیس پر منتقل کر چکے تھے لیکن سیف اللہ کی ماں کو اپنے بزنس کی وجہ سے ایک امپورٹینٹ میٹنگ کیلئے جانا پڑا تھا۔ وہ سب لوگ ایک الگ سیکرٹ روم میں موجود تھے جب فیلڈ مارشل آفیسر، لیفٹیننٹ فیلڈ مارشل اندر داخل ہوئے جس پر سب نے کھڑے ہوتے انہیں سیلوٹ کیا تھا انکے پیچھے ہی جرنل اور

لیفٹیننٹ کمانڈر داخل ہوئے تھے چاروں میجر

اور سیف اللہ اور کرنل نے انہیں بھی سلیوٹ

کیا تھا جس پر انہوں نے سر ہلاتے اپنی جگہ

پر بیٹھنے کا کہا تھا۔ سیف اللہ پوڈیم پر کھڑا

تھا اور مشن کے بارے میں جتنی تفصیل تھی

اس سے آگاہ کر رہا تھا۔ سکرین کے بند ہونے پر

آریحہ نے اپنے آئیڈیے کے مطابق کام کیا تھا۔

"سر مجھے لگتا ہے ہمیں بلیک کمانڈوز کو بھی بلانا

چاہیئے۔۔۔۔اس مشن میں انکی ضرورت پڑ سکتی

ہے" آریحہ کے کہنے پر فیلڈ مارشل آفیسر نے

اسکی تائید میں ہاں میں سر ہلایا تھا جبکہ کرنل

نے آریحہ کو شاباشی نظروں سے دیکھا تھا۔

"میجر کبیر سالک اور میجر آریحہ آپکی ٹیم میں

بلیک کمانڈوز آدھے تقسیم کئے جائیں گے کیونکہ

آپ دونوں کی پلاٹون پیچھے آنے والے سولجرز

کو کور کریں گی، یہ بہت رسکی مشن ہے یہ دہشتگرد

عام دہشتگرد نہیں ہیں۔۔۔یہ لوگ بہت بڑی

پلیننگ سے اس کام کو سرانجام دیں رہیں ہیں

ہمارے ملک کے پولیٹیشن کو انکی پرائیوٹ ویڈیو

سے بلیک میل کرنا اور اوپر سے تعلیمی اداروں میں

غیر معینہ طور پر اسلحہ کی سمگلنگ کرنا یہ سب اسی

سرونہ گروہ کی سازش ہے۔"جرنل کے کہنے پر

آریحہ نے انکی جانب دیکھا۔"لیکن سر ہمارے

پولیٹیشن کو یہ پرائیوٹ ویڈیو بنوانی ہی کیوں پڑتی

ہیں؟؟اور اگر بن بھی جاتی ہیں تو ڈرتے کیوں ہیں؟

جب یہ بے حیائی اور واحیات کام کرتے شرم نہیں

آتی تو ان ویڈیو کے پبلک کے سامنے آجانے پر کیسی

شرم؟"آریحہ نے غصے سے کہتے دانت بھیچے تھے۔

"میجر آریحہ ہمیں صرف ان ویڈیو سے بلیک میل کرنے

والوں کو پکڑنا ہے انہیں اچھائی کا سبق نہیں سکھانا"

جرنل نے آریحہ کو غصے سے دیکھا تھا جس پر لیفٹیننٹ
فیلڈ مارشل نے انہیں خاموش کروایا تھا۔ "آپ
چپ رہیئے !! میجر آریحہ بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔
انہیں بچانے کے بجائے ہم اگر انہیں ایک دفع
صحیح سے سبق سکھائیں تو ہر کوئی ان غلط افعال کو
کرنے سے پہلے سو دفعہ سوچے گا۔ "لیفٹیننٹ
فیلڈ مارشل نے ایک فائل کھولتے سکرین اون
کی تھی۔ "یہ ان تمام پولیٹیشن کے نام اور پرسنل
ڈیٹیلز ہیں جنہوں نے کمپلین کی ہے اس بارے میں
اور یہ وہ کالج اور یونیورسٹی ہے جہاں سے اسلحہ کی

سپلائے بہت سے خفیہ مقامات پر کی جارہی ہے"

سیف اللہ نے غور سے سب کو دیکھا تھا کہ کس

کے چہرے پر کیاری ایکشن ہے۔ لیکن سب کو ہی سکرین

کو گھورتے پا کر اس نے اپنی نظروں کو آریحہ پر

مقید کیا جو کاغذ پر کچھ لکھنے میں مصروف تھی۔

"سر ہمیں پہلے ان اسلحے کے بارے میں معلومات

حاصل کرنی چاہیئے کہ کس بندرگاہ سے اتنی بڑی

تعداد میں یہ لایا جارہا ہے، یہ لوگ اتنے اسلحے سے

کونسی سازش رچانا چاہتے ہیں انکا مقصد کیا ہے۔"

آریحہ نے سب کو دیکھتے اپنا مؤقف پیش کیا

جس پر سب نے تائید میں سر ہلایا تھا۔ "ایک

منٹ کیا یہ یونیورسٹی پی ایم ہاؤس کے علاقے میں

ہے؟" جرنل مطیع پرور کے پوچھنے پر سب دوبارہ

سکرین کی طرف متوجہ ہوئے تھے اور دیکھتے ہی دیکھتے

سب کی آنکھیں حیرانی سے پھٹی تھیں سیف اللہ نے فوراً

سے اٹھتے کی بورڈ پر انگلیاں چلائی تھی جس پر سب حیرانی

سے بڑی سکرین کے پروجیکٹر کو دیکھ رہے تھے جہاں

سیف اللہ یک بعد دیگرِ فائل کھولتے وہاں کی سیٹل لائٹ

سے کنیکٹ کرنے کی کوشش کر رہا تھا اسے ابھی بھی کوشش

کرتے دیکھ میجر کبیر بھاگتے ہوئے آپریٹر روم کی طرف بڑھا

تھا جہاں سے ایک ریڈار ریڈر آفیسر کو بلاتے وہ اسے اندر

کمرے کی جانب لے کے آیا تھا۔ میجر آر یحہ نے فوراً اپنی سیٹ

چھوڑتے اسے بیٹھنے کی جگہ دی تھی سیف اللہ نے

اس میں پاسورڈ ڈالتے کمپیوٹر اسکی جانب بڑھایا تھا

جس پر وہ آفیسر کچھ دیر انگلیاں چلانے کے بعد ایک

سگنل کو ٹریک کرتا وہاں کی سیٹل لائیٹ آن کر چکا تھا۔

سکرین پر وہاں لگے ریڈارز میں دیکھتے انہیں بے شمار

جگہ ریڈ ڈوٹ دیکھنے لگے (اسکے معنی تھے یہاں پر اسلحہ

موجود ہے کیونکہ پی ایم ہاؤس کا علاقہ آرمی اسلحہ کے

علاوہ ہر قسم کے خطرناک چیز کو ٹریک کر سکتا تھا یہ صرف

ایک فرضی بات ہے) ان بے شمار بلنک پوائنٹس کو دیکھتے

سب متغیر ہوتی رنگت سے اپنی اپنی کرسیوں سے کھڑے ہوئے

تھے۔ اس سے پہلے وہ اس صورتِ حال پر کوئی ردِ

عمل ظاہر کرتے باہر سے دو آفیسر بھاگتے ہوئے

آئے تھے پھولی ہوئی سانسیں اور ماتھے سے ٹپکتے

پسینے کے ساتھ ان سب کو دل دہلانے کی نوا د سنانے۔

آریحہ اسکے پیچھے ہی سیف اللہ، میجر کبیر،

میجر غفور اور کرنل صاحب بھاگتے ہوئے

آپریٹر روم کی طرف آئے تھے جس کی بڑی سکرین

پر ملک میں اس وقت ہوتے خوفناک مناظر چل رہے تھے۔

جب اچانک ہی سپیکرز میں سے مدد کی آوازیں آنے لگی

میجر غفور اور جتنے فوجی اس وقت ہال میں موجود تھے دم

سادھے سپیکرز میں سے ابھرتی آوازوں کو سن رہے تھے

جہاں سے الگ الگ مقام سے سپاہی اور تعینات فوجی

زخمی حالت میں فوج سے حفاظتی تدابیر مانگ رہے تھے۔

کچھ فوجی اور سپاہی نہایت زخمی حالت میں ہسپتال پہنچائے

جا رہے تھے جب یک دم ہی سپیکر کو دوسرے الرٹ سگنل

سے کنکٹ کرنے پر ان سب کو اپنا حلق سوکھتا ہوا محسوس ہوا تھا

جہاں پر چیف منسٹر صاحب کی گاڑی پر جان لیوا حملہ

ہوا تھا چار فوجی آفسر جو انکے پرسنل گارڈ کے طور پر

انکے ساتھ تھے تین شہید ہو چکے تھے جبکہ ایک تشویش

ناک حالت میں ہسپتال پہنچایا جا چکا تھا اسی بچارے نے

اپنے ہوش گنوانے سے پہلے یہ خبر آرمی تک پہنچائی تھی۔

"میجر ز الرٹ !!!۔۔۔۔ سپاہیوں کو لے کر پرائم منسٹر

کی حفاظت کیلئے پہنچو!!!!! ابھی!!!" فیلڈ مارشل نے

اپنی رو عب دار آواز میں اعلان کیا تھا سارے فوجی لمحوں

میں الرٹ ہوتے اپنی حفاظتی سوٹ پہنتے میدان کی

طرف بھاگے تھے۔ "میجر کبیر!! میجر غفور آپ لوگ

پرائم منسٹر کی حفاظت کیلئے جائینگے اور میجر آریحہ آپ!!

اور میجر سُر بھندر سنگھ آپ شیف منسٹر کو حفاظت

کے ساتھ آرمی ہاسپٹل لے کر آئینگے!! ازاٹ کلیئر!!"

جرنل نے تیز آواز میں انکی ڈیوٹی کو فکس کرتے انہیں

آرڈر دئے تھے جس پر سب سر ہلاتے اپنے اپنے ڈپارٹمنٹ

کی طرف بھاگے تھے۔جب آریحہ نے فیلڈ مارشل آفیسر

کے قریب آتے اِدھر اُدھر دیکھتے انہیں ایک کاغذ کی

پرچی پکڑوائی تھی جسے وہ پڑھتے اسے پرسوچ نظروں

سے دیکھتے ہاں میں سر ہلا گئے تھے۔آریحہ نے انہیں سلیوٹ

کرتے بھاگتے ہوئے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے

جہاں اسکے جونیئر اور اسکے انڈر آتے 250 فوجی بلکل

تیار کھڑے تھے اور اسے دیکھتے اسکی طرف اسکی چیزیں

بڑھانے لگے۔ آریحہ نے تیار ہوتے ایک نظر اپنے

لاکٹ پر ڈالی تھی جہاں اسکی بیٹی کی پیدائش نقش تھی۔

اسے ایک بار چومتے اسنے اسے اپنے کالر کے اندر ڈالتے

بلٹ پروف جیکٹ پہننی تھی اور اس سے پہلے وہ ہیلمٹ

پہننتی ہیلمٹ پر کسی اور کے ہاتھ دیکھتے وہ رکی تھی

مڑ کر اس وجود کو دیکھا تھا جو چہرے پر اداسی لیئے اسے

دیکھ رہا تھا اور اسکی جیکٹ فکس کر رہا تھا۔ "سر؟" آریحہ

نے سیف اللہ کو اپنی جیکٹ اور گرینیڈ بمب چیک کرتے

دیکھ پوچھا تھا۔ "آری۔۔۔ آج کچھ نہیں پلیز میں جانتا

ہوں تم کیا کرنے جا رہی ہو۔۔ لیکن پلیز پلیز خود کی

حفاظت کرنا اپنا نہیں تو ہمارا خیال کر لینا پلیز۔۔۔آروا

کا شبیر انکل کا، اپنی خالہ جانی کا۔۔اور میرا بھی۔۔۔۔

میں۔۔میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا آریحہ ایک -ایک مرتبہ

بس ایک مرتبہ ہمارے بارے میں سوچ لینا۔۔۔سہی

سلامت واپس آنا میں تمہیں اللہ کی امان میں دیتا ہوں

اللہ میری دعاؤں کی لاج ضرور رکھے گا۔۔فی امان اللہ"

سیف اللہ اسکے ماتھے پر نرمی سے پیار کرتے اسکے سر

پر بلٹ پروف ہیلمٹ پہناتے اسے ہیلی کاپٹر میں

بیٹھتے دیکھ رہا تھا جب تک اسکا ہیلی کاپٹر فضاء میں غائب

نہیں ہوا سیف اللہ جب تک اس پر آیت الکرسی پڑھ

کے پھونکتا رہا۔ آریحہ بھی پہلی مرتبہ دل میں کچھ

محسوس کر رہی تھی سیف اللہ کی آنکھوں میں اپنی

لیئے فکر مندی کی وجہ سے نمی دیکھتے آریحہ کے دل کو

پہلی مرتبہ ڈر لگ رہا تھا اسکا اسکی دعاؤں اور خدا پر

اس قدر پختہ یقین دیکھتے دل کسی سوکھے پتے کی مانند

لرز رہا تھا۔۔ کیا وہ اس کیلیئے اس قدر شدت سے دعائیں

کرتا تھا؟ آریحہ نے دل میں اللہ سے اسکے یقین کو

برقرار رکھنے کی دعا کرتے اپنی توجہ اس تفصیل پر

مبذول کروائی تھی جو اسکا جونیئر آفیسر بتا رہا تھا۔

آریحہ کا چاپر پی ایم ہاؤس سے کچھ دور لینڈ ہوا تھا

جہاں آفیسر کھڑے اسکے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

"سو کمانڈرز آر یو ریڈی!!! اپنے ملک عزیز کی حفاظت کیلئے جان لگا دینگے۔۔۔ لیکن اس پر ایک آنچ آنے نہیں دینگے

ناؤ ٹیک یور پوزیشن!! وی آر گوئینگ ٹو سیفلی برنگ پرائم منسٹر آؤٹ، فرام دا پرائم منسٹر ہاؤس اوکے!!!"

(Now take your position, we are going To safely bring prime minister out from The Prime Minister House).

آریحہ ابھی انہیں کوئی آرڈر دیتی جب وائرلیس

فون میں لیفٹیننٹ فیلڈ مارشل کی آواز سنائی دی تھی۔

"میجر آریحہ ہم حملے کی زد میں آچکے ہیں پرائم منسٹر

صاحب پر ایک گھنٹہ پہلے حملہ ہو چکا ہے وہ لوگ بندی

بنائے جا چکے ہیں۔۔۔ابھی ان میں سے ایک دہشتگرد

نے اپنا بیان کسی ویب سائیٹ پر ڈالتے پورے ملک میں

افراتفری مچادی ہے۔"لیپ ٹاپ آن کرو!!"آریحہ کے

حکم پر ایک آفیسر بھاگتا ہوا لیپ ٹاپ لے کر آیا تھا جہاں

واقعی نیوز میں ہر طرف قیامت خیز خبریں چلائی جا رہی تھیں۔

پی ایم ہاؤس کے اندر کے کچھ مناظر کی جھلکیاں تھی جہاں

صاف خو-ن دیکھا جا سکتا تھا یعنی اس کا مطلب تھا وہ لوگ

پی ایم ہاؤس کو پہلے سے ہی حملے کا نشانہ بنا چکے تھے اور بعد

میں یہ خبر پھیلائی تھی تاکہ کوئی بھی آتے انکا پلین خراب

نہ کر سکے۔ آریحہ نے دانت بھیچتے ہوئے سوچا تھا اسکے

دماغ میں اچانک آئیڈیا آیا تھا جس پر اس نے فوراً پی ایم

ہاؤس کا میپ منگوایا تھا۔ اپنے پلین کو ترتیب دینے کے بعد

بلیک کمانڈوز کو لے کر وہ فوراً پی ایم ہاؤس کی جانب بڑھ گئی۔

کچھ دور پہنچتے ہی انہیں لوگوں کی بھیڑ دکھنا شروع ہو گئی تھی

جس میں زیادہ تر نیوز اینکر اور کیمرہ مین وغیرہ شامل

تھے جو اندر چلتی کسی بھی صورتِحال کو سب سے پہلے

اپنے نیوز چینل کی خبر بنانا چاہتے تھے چاہے اس میں انکی

جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ آریحہ کے اشارے پر اس
پوری جگہ کو خالی کروادیا گیا تھا لیکن وہ لوگ جانے کیلئے
راضی نہ تھے اسلیئے بہت دور جا کر کھڑے ہو گئے تھے۔
آریحہ نے دوربین میں دیکھتے راستہ کلیئر ہونے کا اشارہ
کیا تھا جس پر بلیک کمانڈوز بڑی پھرتی اور مہارت سے
چھپ کے درختوں کی آڑ میں آگے جانے لگے انہوں نے
پہلے سے ایک فائٹر چاپر کو سٹینڈ بائے پر رکھا تھا کہ اگر
وہ لوگ کہیں سے چھپ کر وار کریں گے تو فوراًان پر
دور سے ہی فائرنگ کرنا شروع ہو جائے گا۔ انہوں
نے اتنی ہی خاموشی سے پی ایم ہاؤس کا وسیع و عریض

لان عبور کیا تھا جب آریحہ کے اشارے پر وہ سب

درختوں کے پیچھے چھپے تھے اور آڑ میں دیکھنے سے انہیں

باہر کھڑے اسلحہ سے لیس دہشتگرد دکھے تھے۔ آریحہ

نے اشارہ کیا تھا اور بلیک کمانڈوز میں سے سنائپر نے

AMR (GUN) اپنی سائلینسر والی سے انکا نشانہ لیا تھا

دیکھتے دیکھتے وہ دو سنائپر ان پانچ دہشتگردوں کو منٹوں

میں دوزخ کے گھڑے میں پہنچا چکے تھے۔ آریحہ نے

دوبارہ راستہ صاف پاتے انہیں اشارہ کیا تھا اور انکو کور

کرتی وہ پی ایم ہاؤس کی بیسمنٹ میں پہنچ چکی تھی۔

جب انہیں اندر سے گولیوں کی چلنے کی آوازیں آئی

تھیں ساتھ ہی کچھ لوگوں کی چیخوں کی آوازیں

بھی آئی تھیں یعنی وہ انہیں بیسمنٹ کی طرف لارہے تھے

آریحہ اور اسکی ٹیم واپس پیچھے کی طرف ہونے لگی

جس پر آریحہ کی نظر سامنے بڑے جالوں والے لوہے

کے دروازوں پر پڑی تھی جہاں بڑی تعداد میں

(R_D_X)

کا استعمال کرتے بامب فکس کیئے گئے تھے آریحہ اور

باقی کمانڈوز کی روح بھی فناء ہوئی تھی کیا یہ لوگ پورے

شہر کو اڑانے کا ارادہ رکھتے ہیں کیونکہ شاید نہیں یقیناً

یہ مواد 1 سے 2 کلو کے درمیان تھا اور اس بیسمنٹ میں

ایک نہیں 18 دروازے تھے اور آریحہ کے حساب سے

سبھی دروازوں پر انہوں نے یہ مواد فکس کیا ہوا تھا تو

ممکن تھا اگر یہ پی ایم ہاؤس اڑاتے تو آدھے سے زیادہ

شہر تباہ کر دیتے لیکن پی ایم ہاؤس ہی بہت بڑے عرضے

پر پھیلا ہوا تھا۔ آریحہ نے کمانڈوز کو اشارہ کرتے باہر

نکلنے کا کہا تھا جس پر سب نے نہ میں گردن ہلائی تھی۔

آریحہ نے جھنجلاتے ہوئے ایک نظر اندر کی جانب دیکھا تھا

کہ کوئی اس طرف موجود تو نہیں تھا پھر اپنے کان میں لگے

بلوٹوتھ میں بولتے انہیں باہر نکلنے کا حکم دیا تھا۔ "کمانڈوز!!

میں نے کہا ہے آپ لوگ باہر جائیں اور اطلاع دیں کہ بہت

بھاری تعداد میں یہاں بام فکس ہیں یہ علاقہ جتنا جلدی ہو سکے خالی کروائیں۔۔ گو نائو!!! میں اوپر جا رہی ہوں۔۔اٹس مائے آڈر!!" آریحہ نے انہیں ابھی بھی کھڑے دیکھ دانت بھینچتے ہوئے کہا تھا جس پر وہ لوگ اتنی ہی خاموشی اور حفاظت سے باہر نکل گئے تھے۔

"کمانڈوز راستہ صاف ہوتے مجھے سگنل ملنا چاہیئے میں پی ایم سر کو لے کر آؤں گی۔" آریحہ نے انکی اداس آنکھوں کو دیکھتے تسلی دی تھی یعنی وہ واپس باہر ضرور آئے گی۔ وہ لوگ اسکی فیملی کی طرح تھے آریحہ میں سب کی جان بستی تھی اور آریحہ کی جان یہ لوگ تھے وہ ان لوگوں کو ہمت دیتی دوسرے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ آریحہ نے ایمر جنسی ایگزسٹ ڈور کی طرف

قدم بڑھائے اور خوش قسمتی سے وہاں کوئی گارڈ موجود
نہیں تھا اسنے کیمرے کو دیکھتے قدم ایک سٹور تج روم کی
طرف بڑھائے تھے کیونکہ وہ جانتی تھی وہ لوگ ضرور کیمرے
پر نگرانی کر رہے ہونگے (اتنا بڑا حملہ پلین کیا ہے پاگل تو نہیں
ہونگے)۔ سٹور تج روم میں آتے آریحہ نے ہلکے ہلکے قدم
بڑھائے تھے کیونکہ یہاں اندھیرا تھا کسی کی موجودگی نہ پاتے
اسنے ٹورچ آن کرتے گن پر لگائی تھی۔ اسنے اس بند جگہ میں
آگے جانے کا راستہ تلاش کیا تھا لیکن کچھ نہ ملنے پر ابھی آریحہ
کچھ سوچتی جب باہر سے کسی کے چلانے کی آواز آنے لگی۔
وہ فوراً چھپتی اپنی ٹارچ کو آف کر گئی باہر جو کوئی بھی تھا وہ

اپنے ہی کسی (دہشتگرد) آدمی پر چلا رہا تھا۔ "یہ کیسے ہوا!!؟

تو نے سب کی تلاشی نہیں لی تھی؟ اگر باس کو پتا چلا وہ ہمیں

جان سے مار دینگے!!" ایک آدمی نے بولتے زور سے

کوئی چیز پھینکی تھی جو دروازے سے لگ گئی تھی اور لگنے

کی آواز پر ٹھک سی آواز آئی تھی۔ "میں نے آدمی اور

سرونٹ سب کی تلاشی لی تھی پتہ نہیں کیسے اس لڑکی

نے پولیس کو فون کر کے یہاں کی ویڈیو بھیج دی۔"

ایک آدمی نے پریشان ہوتے کہا تھا آریحہ کو سمجھ میں

آئی جو چیز پھینکی گئی تھی وہ کسی کا فون تھا۔ "جا اس کمینی

کو اچھی طرح تلاش اور اگر کسی کے پاس سے کچھ ملا

تو اسے مار دینا۔ باس کا آڈر ہے جب تک کوڈس نہیں مل

جاتے جو بیچ میں مشکل پیدا کرے اسے مار دو۔"

آدمی نے غصے سے کہتے قدم آگے کی جانب بڑھائے تھے

،آریحہ کو سمجھ نہیں آیا وہ کن کوڈس کی بات کر رہے تھے؟

لیکن اسے اپنے سر پر کچھ ٹھنڈک کا احساس ہو رہا تھا

اسکے اوپر دیکھنے پر اسے وینٹیلیشن کیلیئے بنے وینٹس

دکھائی دئے تھے جس پر آریحہ کی انکھیں چمکی تھیں۔

اسنے اِدھر اُدھر دیکھتے کوئی چیز تلاشنی چاہی جو اسے اوپر

چھڑنے میں مدد کرے نہ پاکر اسنے اپنا ہیلمٹ اتارتے

سائیڈ پر رکھا تھا اور دور سے بھاگتے اچھل کر جالی کو پکڑ لیا۔

جالی پر بیلنس بناتے اسکے ہاتھ میں سے خون آنے لگا تھا

جسے اگنور کرتے آریحہ نے اسکے سائیڈ میں لگے نٹ کو

کھولا تھا وہ ایک ہاتھ پر لٹکی دوسرے ہاتھ سے نٹ کو کھول

رہی تھی اور پاؤں دیوار پر لگائے خود کو گرنے سے بچایا ہوا

تھا۔جالی کھلتے ہی آریحہ نے ایک ہاتھ سے اسے دور کپڑوں

پر پھینکا تھا تاکہ آواز پیدا نہ ہو آرام سے اپنی گن کو بیک سے

اتارتی اندر رکھتے خود بھی چھڑ گئی تھی۔دماغ میں میپ میں

راستہ سوچتے اسنے ہلکے ہلکے قدم آگے بڑھائے تھے کتنے

منٹوں سے چلنے کے بعد آگے سے دو راستے دکھے تھے

وہ نیچے دیکھتے دوسرے راستے کی طرف بڑھ گئی تھی۔

کچھ کمروں میں ماسک پہنے دہشتگرد اور کچھ میں لوگوں

کو باندھ کر یرغمال بنایا ہوا تھا وہ ابھی انہیں نہیں بچا

سکتی تھی کیونکہ اسکی فرسٹ پرائریٹی پرائم منسٹر تھے۔

جب آگے رستہ بند دیکھتے اسنے اوپر دیکھا تھا لیکن وینٹ

بلکل فلیٹ تھی وہ اس پر چڑھ نہیں سکتی تھی اسلیئے نیچے

دیکھتے اسنے خالی کمرے میں اترنا چاہا تھا اچھی طرح دیکھتے

اسنے اندر سے نٹ کھولتے کمرے میں اترتے اسے دوبارہ

بند کیا تھا آریحہ نے کناروں پر دیکھا تھا کہ کیمرہ تو نہیں تھا۔

تسلی کرنے کے بعد اسنے اس کمرے کی کھڑکی سے باہر

دیکھا تھا جہاں سے باہر کا منظر دیکھا جا سکتا تھا باہر بڑی تعداد

میں فوجی موجود تھے اور شاید کرنل اور جرنل، لیفٹینٹ

جرنل سب ہی پہنچ چکے تھے۔ اسنے نفی میں سر ہلاتے

ڈریسنگ ٹیبل کی طرف قدم بڑھائے تھے جہاں سے

شیشہ اٹھاتے اسکی نظر اپنے چہرے پر پڑی تھی بلیک

ماسک ابھی بھی اسکے آدھے چہرے کو چھپائے ہوئے

تھا صرف ہری کانچ سی آنکھیں اور سنہرے بال دکھ

رہے تھے اسکی نظر بے ساختہ اپنے ماتھے پر گئی جہاں

آتے وقت سیف اللہ نے اپنے ہونٹ رکھے تھے

اپنے ماتھے کو انگلی کے پوروں سے چھوتے اسنے گہری

سانس بھری تھی اور شیشہ لیتے دروازے کی جانب

بڑھی تھی، دروازہ ہلکا سا کھولتے اسنے شیشے کی مدد سے

دیکھا کہ باہر کوئی ہے تو نہیں راستہ کلیئر پاتے اسنے

قدم باہر بڑھائے تھے اور ہال میں آتے ہی سیڑھیوں

سے اترتے آدمی نے اسکا سایہ دیکھا تھا جس پر وہ

الرٹ ہوتے اپنی گن تانتے اسکی جانب بڑھا تھا آریحہ

نے اسے شیشے میں اپنی طرف آتا دیکھ لیا تھا جس پر وہ

پلر کے پیچھے چھپ گئی تھی اور جیسے ہی وہ آدمی اس طرف

آیا کسی کو وہاں نہ پاتے وہ مڑنے ہی والا تھا جب آریحہ نے

تیر کی تیزی سے اسکے منہ پر ہاتھ رکھتے زور سے چاقو اسکی

گردن پر پھیرا تھا وہ مچلا لیکن آریحہ نے اسی دوران اس کی

شہ رگ میں دو دفعہ چاقو مار بھی دیا تھا۔اس لمبے چوڑے

انسان کی روح پرواز ہوتے دیکھ آریحہ نے ہلکے سے اسے

زمین پر لٹایا تھااور اسکی باڈی کو کھینچ کر پلر کے پیچھے چھپادیا

کہ کچھ دیر تک تو کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔آریحہ نے اسکی

گن اور وائرلیس فون اٹھاتے اپنی جیکٹ میں لگایا تھااور

اسکی گن بھی اٹھاتے اپنے کندھے پر ڈالی تھی کیونکہ اسے

معلوم تھا آگے اسے اسلحے کی بہت ضرورت پڑے گی۔

آریحہ گن تھامے آگے بڑھتے کچھ اوپر لگے کیمرہ کو

دیکھ رہی تھی جب دو آدمی ایک کمرے سے نکلتے دکھائی

دئے اس سے پہلے وہ اسے دیکھتے آریحہ نے فوراً گبر ڈ کے

پیچھے چھپنے کی کری جب ایک آدمی کو کسی کا احساس ہوا

وہ اِدھر اُدھر دیکھتے اپنے دوسرے ساتھی کو کہنے لگا

وہ دونوں الرٹ ہوتے اس کبرڈ کی جانب بڑھنے لگے۔

وہاں پر کسی کو نہ پاتے کبرڈ کھول کر چیک کرنے لگے

جب آریحہ نے کبرڈ کے اندر سے ہی سائلینسر والی

بندوق سے ایک کے حلق کا نشانہ لیا وہ بندہ آگے کھڑا

تھا اسلیئے پیچھے والے کو سھنبلنے کا موقع ملنے سے پہلے

آریحہ نے باہر نکلتے اسکے حلق میں بھی گولی ماری تھی

وہ چیخ مارتے ہوئے نیچے گرا تھا لیکن اسکی چیخ سنتے اسی

طرف آتے کچھ دہشتگرد بھاگ کر ان دونوں کو نیچے

گرے دیکھنے لگے جبکہ آریحہ فوراً چھپ گئی تھی وہ

ابھی ان سب سے کھلم کھلا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی

کیونکہ یہ کوئی فلم نہیں چل رہی تھی یہ حقیقت تھی

جہاں سامنے دشمن ہتھیار، دماغ اور تجربے سب سے

لیس تھا کوئی فلمی سین نہیں جہاں ہیروئین سامنے کھڑے

ہوتے ہر کسی کا مقابلہ ایک ہی بندوق سے کر لیتی ہے اسے

یہاں سے پی ایم صاحب کو بحفاظت لے کر نکلنا تھا۔

"یہ کس نے کیا ہے؟؟!! کون ہے یہاں؟؟ جاؤ جا کر

دیکھو!!۔۔۔ہیلو۔۔۔یہ سگنل کیوں نہیں آ رہے یہ کیسا

فون ہے جس میں آواز ہی نہیں آ رہی۔۔ہیلو کیا کوئی سن

رہا ہے یہاں پریشا-" وہ آدمی اپنے کارندوں کو بھیجتے

ابھی اس فون کے ساتھ سر پھوڑتے کسی اور کو خبر

دیتا جب آریحہ نے پیچھے سے آتے اسکے گلے میں لٹکی

ہینڈ فری سے ہی اسکا گلے دبایا تھا اس بندے نے ہاتھ

پیر چلاتے پیچھے مڑنا چاہا جس پر آریحہ نے مزید زور لگاتے

اسکی شہہ رگ کاٹ ڈالی تھے وہ گلے پر ہاتھ رکھے جہاں

سے فوارے کی مانند خون بہہ رہا تھا زمین پر ڈھیر ہوا تھا۔

آریحہ نے اس آدمی کو نفرت سے دیکھتے ایک لات ماری تھی

وہ ہاتھی جیسی جسامت کا بندہ اسکی سانس پھولا گیا تھا۔ ابھی

آریحہ آگے بڑھنے ہی والی تھی جب ان میں سے کسی ایک کی

جیکٹ میں لگے واکی ٹاکی میں انکے سربراہ کی آواز ابھری تھی۔

"ہم ٹارگٹ کو لے کر اوپر جارہے ہیں"Sailor 8""آریحہ

نے فوراً اوپر کی جانب دیکھا تھا لیکن یہاں فلور سسٹم تھا اگر پورا

دن بھی گھومتی تب بھی انکو نہ ڈھونڈ پاتی۔ لیکن انکے اگلے جملے

"Sailor 8 Do you copy?" فوراً 5 فلور پر پہنچو!!"

نے آریحہ کی مشکل آسان کر دی تھی اس کو پرائم منسٹر کی لوکیشن

پتہ لگ گئی تھی اسلیئے اب وہ جتنا جلدی ہوسکے ان تک

پہنچنا چاہتی تھی۔ آریحہ نے سیڑھیوں کی طرف دوڑ لگاتے

اوپر کی جانب بڑھی تھی اور سیڑھیوں سے نیچے اترتے

کچھ دہشتگردوں نے اسے دیکھتے اپنی رائفلز اس پر تانی تھیں

لیکن وہ انہیں موقع دیئے بغیر ہی ان پر فائرنگ کرتی کسی

کو زخمی تو کسی کو جہنم واصل کرتی جارہی تھی۔ان تک پہنچتے

جو زمین پر گرے ہوئے تھے آریحہ نے ان کے سروں پر

گولیاں مارتے انہیں بھی ہلاک کیا تھا لیکن ان میں سے ایک

بچ نکلا تھا جس نے واکی ٹاکی میں اپنی

(Sailor Team) کو آگاہ کرتے انہیں ایک میجر کی اندر

آنے کے بارے میں بتایا تھا جس پر وہ دہشتگرد جو یرغمال بنائے

ہوئے لوگوں کی نگرانی کر رہے تھے جلدی سے انکی جانب

بھاگے تھے۔انہوں نے آتے ہی اندھا دھن فائرنگ کری تھی

لیکن آریحہ نے پلر کے پیچھے پناہ لیتے انکی پوزیشن

دیکھ لی تھی۔اور پلر کی آڑ میں سے ہی ان پر گولیاں

برسائیں تھیں۔لیکن مقابل بھی مکمل تیاری سے آئے

تھے انکی بلٹ پروف ویسٹ سے آریحہ کی گولیاں انکے

جسم میں لگنے سے بچ گئی تھی جبکہ انکی اندھادھن فائرنگ

کی وجہ سے آریحہ کے بازو میں گولی لگ گئی تھی۔آریحہ نے

اس بار انکو پوزیشن بدلتے دیکھ انکے سروں کا نشانہ لیا تھا اسکی

جدید لیزر رائفل گن نے چار دہشتگردوں کی آنکھوں کے

درمیان کا نشانہ لیا تھا جبکہ دو دہشتگر درانوں میں گولی لگنے کی

وجہ سے زمین پر ڈھیر ہوئے پڑے تھے۔انکی اس خطرناک

فائرنگ کی آواز سنتے دوسرے دہشتگرد بھی بھاگتے ہوئے انکی

سمت آرہے تھے جس پر آریحہ نے موقع پاتے لفٹ کی جانب

دوڑ لگائی تھی لیکن پہلے سے ہی اس لفٹ کو اوپر چوتھے فلور پر

جاتے دیکھ اس نے لفٹ کی دیوار سے ٹیک لگائی تھی

جب بازو میں درد سرائیت کرنے لگا تھا اس نے ایک

نظر اپنے بازو پر ڈالتے اپنے آپ کو آنے والے خطرے

کیلیئے تیار کیا تھا۔ڈِنگ کی آواز سے دروازہ کھلا تھا،

آریحہ نے سامنے دیکھا جہاں سے 15 سے 16 دہشتگرد

بھاگتے ہوئے آرہے تھے انہوں نے اس پر فائر کھول

دیئے تھے جس پر آریحہ نے جھکتے اپنا بچاؤ کرنا چاہا لیکن

دوسری گولی اسکی گردن کی ہڈی کو چھو کر گزر گئی تھی۔

آریحہ نے گرینیڈ کی پن کھولتے زمین پر گرتے دہشتگردوں

کی طرف اچھالا تھا جس پر وہ دہشتگرد اس تک پہنچنے سے

پہلے ہی نارِ جہنم کے راستے پر نکل پڑے تھے۔انکے چیتھڑے

اڑتے اِدھر اُدھر گر رہے تھے،دھماکے کی آواز اتنی تیز

تھی کے باقی منزلہ پر موجود دہشتگرد الرٹ ہوتے اس طرف

بھاگے تھے۔آریحہ نے زمین سے اٹھنے کی کوشش کی تھی

لیکن دھماکے سے گرنے کی وجہ سے اسکا سر کانچ کی ٹیبل پر

لگا تھا جس پر اسکے سرخ و سفید ماتھے سے خون ٹپکنا شروع

ہوا تھا،اسنے اپنی کراہ روکتے زمین سے اٹھتے لفٹ کی طرف قدم

بڑھائے تھے جب کانوں میں سائرن کی آواز گونجی تھی

دہشتگردوں کے قریب آتے قدموں کی آہٹ میں اضافہ ،

ہوا تھا جب وہ 5 فلور کی لفٹ کے سامنے کھڑی ہوئی تھی ،

اپنی گن کو سامنے رکھتے جیسے ہی دروازہ کھلا اسنے دو کو فائر

کرتے تیسرے کے سینے پر مکہ مارا تھا جس سے اسکی گن نیچے

گری تھی جبکہ پرائم منسٹر کھلے منہ سے اس بہادر شیرنی

کو دیکھ رہے تھے جو اکیلے اس موت کے سمندر میں اسے

بچانے آئی تھی۔ "نیچے جھکیں !!" آریحہ نے چلاتے ہوئے

کہا جس پر پرائم منسٹر فوراً نیچے کی جانب جھکے تھے اسنے لفٹ

میں اوپر کو اٹھتے سامنے والے کی گردن کو اپنے

پیروں میں لاک کیا تھا اور ایک جھٹکے میں مڑتے

اسکی گردن مڑوڑ دی تھی۔ آریحہ نے گہری سانس

بھرتے پرائم منسٹر کو اٹھایا تھا جو ابھی بھی اسے حیران

آنکھوں سے کوئی معجزہ یا فرشتہ سمجھ رہے تھے۔

"ہمارے پاس وقت نہیں ہے!! مجھے آپکو جلد سے جلد

یہاں سے باہر بھیجنا ہو گا۔" آریحہ نے کہتے سامنے مرے

ہوئے سیلر کی بندوق بھی اٹھائی تھی کیونکہ اسکی بندوق

میں گولیاں ختم ہو گئی تھیں۔ جب پیچھے سے آتی آوازوں

پر آریحہ نے جھٹکے سے مڑتے دیکھا تھا اور پرائم منسٹر کو اپنے

پیچھے کئے ان پر فائرنگ کری تھی وہ لوگ سیڑھیاں چھوڑتے

جا رہے تھے اور آریحہ انہیں مارتی جا رہی تھی۔

لفٹ سے باہر بھاگتے انہیں پتہ چلا تھا کہ دھماکے کی وجہ سے

اُنہیں اسکی موجودگی کا پتہ چل گیا ہے وہ لوگ تعداد

میں بہت زیادہ ہیں آریحہ اکیلے انکا مقابلہ نہیں کر سکتی

اور اب تو سب کو کسی میجر کے اندر آنے کی خبر مل

گئی تھی تو وہ سبھی اسکے پیچھے پڑ گئے تھے۔ آریحہ نے

اوپر جانا چاہا تھا لیکن پیچھے سے گولیاں زیادہ چلنے کی وجہ سے

وہ پرائم منسٹر کو لئے 'پینٹری' کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئی تھی۔

آریحہ نے لمبے لمبے سانس کھینچے تھے، پہلے بازو پھر گردن

اور اب سر سے خون اسکے خوبصورت گلابی گالوں تک

آ گیا تھا۔ آریحہ نے ہونٹ کاٹتے اپنی ہری کانچ سی آنکھیں

اٹھا کر سامنے دیکھا تھا جہاں پرائم منسٹر صاحب اسے ہی دیکھنے میں مشغول تھے۔ انہیں بہت چوٹیں لگی ہوئیں تھی ہونٹ، گال اور ماتھے پر خون جمع ہوا تھا۔ آریحہ نے آنکھوں پر آئے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے اپنی کمر سے ایک پسٹل نکال کر انکی جانب بڑھائی تھی۔ "اسکی آپکو ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔۔ کیا اس گھر میں کوئی فون یا واکی ٹاکی ہے؟ ہمیں آپکے سلامت ہونے کی خبر باہر دینی ہے۔" آریحہ نے باہر کے حالات کو دیکھتے کہا تھا مگر ابھی تک پرائم منسٹر صاحب کی طرف سے خاموشی پر اسنے نظروں کا مرکز اب انہیں بنایا تھا۔

"تم ابھی تک نہیں بدلی نہ!!! کیوں آئی ہو یہاں؟؟؟

یہ جانتے بوجھتے کہ یہاں تمہیں کچھ بھی ہو سکتا ہے؟؟"

پرائم منسٹر صاحب نے دانت بھیچتے اسے کہنی سے پکڑ

کر اپنی جانب کھینچا تھا۔ "آپ کو کوئی ایسا راستہ پتا ہے

جس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا ہو!! ابھی یہ وقت

ان باتوں کا نہیں ہے پلیز وہ لوگ کسی بھی وقت آتے ہونگے۔"

آریحہ نے اپنے ماسک سے ماتھے پر لگا خون صاف کرنا

چاہا لیکن مر ائم منسٹر صاحب نے اسے اپنی انگلی

سے صاف کرتے آریحہ کو حیران کیا تھا وہ اپنی

ہری آنکھوں سے انہیں اپنے قریب کھڑے دیکھ

رہی تھی۔ ''کالج میں بھی تمہیں یہیں پر لگی تھی نہ ؟''

پرائم منسٹر صاحب نے اسکی ہری کانچ سی آنکھوں میں

دیکھتے سوال کیا تھا۔ ''اگر آپ زندہ نہیں رہنا چاہتے

مسٹر تو بتادیں میں ابھی دروازہ کھول کر آپکو ان کتوں

کے حوالے کر دونگی۔ ''آریحہ نے دانت بھیچتے ہوئے

کہا تھا جس پر پرائم منسٹر صاحب نے سانس خارج کرتے

قدم پیچھے لیئے تھے۔ ''کیا فائدہ ویسے بھی اب ہمیں مرنا

ہی ہے تو پرانی یادوں کو ہی دہرا لیتے ہیں۔ ''پرائم منسٹر

شہوار ہادی نے اداسی سے کہا تھا۔ ''آپ اپنی بکواس بند

کریں گے ؟؟ کون مرے گا یا نہیں میں آپ سے نہیں

پوچھ رہی مجھے وہ راستہ بتائیں۔!!" آریحہ نے اسے اپنی

غصے سے سرخ ہوتی ہری آنکھوں سے دیکھا تھا۔" وہ-و

وہ میری ریزیڈینسی میں ہے سیکرٹ راستہ۔۔۔۔ لیکن میری

ریزیڈینسی دو فلور اوپر ہے-" ابھی پرائم منسٹر صاحب

کچھ بولتے جب وہ انکی بات کاٹتی دروازہ کھولتے انہیں

کور کرتی بھاگتے ہوئے اوپر سیڑھیوں کی جانب بھاگی

تھی اور انہیں ڈھونڈتے ہوئے دہشتگرد بھی انکے پیچھے

بھاگ رہے تھے لیکن دھماکے میں آگ بھڑکنے کی وجہ

سے آگ پردوں اور دوسرے فلور کو اپنی لپیٹ میں لے

چکی تھی اور اسکی وجہ سے فائر الارم بھی آن ہو گئے تھے

پانی اوپر سے گرتا انکو تو انکو فرش کو بھی گیلا کر گیا جس سے

پھسلن کی وجہ سے وہ لوگ بھاگ نہیں پا رہے تھے لیکن

فائرنگ ہنوز جاری تھی۔اوپر فلور پر ابھی وہ پہنچے ہی تھے

جب پیچھے مڑ کر دیکھتی آریحہ کو کسی کی کک پڑی تھی

اور کک بھی اسی بازو پر جس پر گولی لگی تھی۔وہ

کوئی لڑکی تھی جوان ہی دہشتگردوں کے گروپ کی تھی۔

آریحہ لڑکھڑائی تھی لیکن بروقت سنبھل بھی گئی تھی

اسنے بھی لات گھماتے اسے مارنا چاہا جب وہ اسکی

لات پکڑتے اسے دوبارہ سینے پر لات مارتی ساتھ منہ

پر مکہ بھی مار گئی تھی۔آریحہ نے اپنی دائیں جانب دیکھا

جہاں پرائم منسٹر اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے گرے ہوئے

تھے انکے ہاتھ سے اور پانی کی وجہ سے فرش خون آلود

ہو رہا تھا یعنی انہیں گولی لگ چکی تھی، آریحہ نے اپنے

ہونٹ کاٹے اور غصے سے اس لڑکی کو دیکھا جو ٹائٹ

لباس پہننے ہوئے تھی لیکن بیہودگی کی حد تھی جہاں

سے چھپانا تھا وہاں سے سب دکھ رہا تھا۔آریحہ نے

پوزیشن لیتے اسے انگلی کے اشارے سے للکارا

تھا جس پر وہ چیختے ہاتھوں میں چاقو لیئے اسکی جانب

بھاگی تھی۔آریحہ نے اسکے ایک ہاتھ کو کلائی سے

پکڑ کے موڑا تھا اور اسکی جانگ پر لات مارتے اسے

پیچھے پھینکا تھا وہ دوبارہ اٹھتی آریحہ پر حملہ کر گئی جس

پر آریحہ کے بازو میں کٹ مارتے اسنے گرانا چاہا جب

آرہا نے جھکتے اسے نیچے سے تھوڑی پر کہنی مارتے اپنے

بوٹ میں سے چاقو لیتے اسکے دل میں مارا تھا۔وہ چاقو

اپنی دل میں گھسے دیکھتی پھٹی پھٹی آنکھوں سے آریحہ

کو دیکھتے زمین پر گری تھی۔اور آریحہ فوراً لپک کر

پرائم منسٹر کے پاس پہنچتی انہیں سہارا دیتی آگے انکی

ریزیڈینسی میں بند ہوئی تھی۔انکے کمرے ایک ہی

سیفٹی لاکڈ سے کھلتے تھے اسلیئے آریحہ نے انہیں

مزید اندر انکے کمرے میں لے جاتے بیڈ پر بٹھایا تھا۔

"کیپٹین سر وہ ٹارگٹ کے ساتھ انکی ریزیڈینسی میں ہے۔"

ایک دہشتگرد نے آتے ہوئے اپنے کمانڈر سے مخاطب

فون پر بات کرتے ہوئے اپنے کیپٹین سے کہا تھا جو اسے

غصے سے دیکھتا اپنے فون سے اپنے کمانڈر کو یہاں کی اچانک

بدلتی صورتِحال سے آگاہ کر رہا تھا۔ "کیا؟؟ تم لوگوں نے

کیسے ٹارگٹ کو جانے دیا۔۔ میرے آنے تک اُسے سنبھال

کر نہیں رکھ سکتے تھے!!؟" دوسری طرف فون پر انکا

کمانڈر گرجا تھا وہ لوگ اس وقت ایک خفیہ روم میں موجود

اس سیف کو توڑنے کی کوشش کر رہے تھے جب انہیں

یہاں پر بگڑتی صورتِ تحال پتہ چلی تھی۔"سوری باس پتہ

نہیں اچانک کیسے وہ میجر اندر آگئی اور ٹارگٹ کو لے گئی۔"

کیپٹین نے شرمندگی سے کہا کیونکہ ایک تو وہ کب

سے یہ سیف نہی توڑ پا رہا تھا جو صرف پرائم منسڑ

کی انکھوں سے ہی کھل سکتا تھا دوسرا اسنے پرائم منسٹر

کو بھی کھو دیا تھا۔"اگر مجھے وہ کوڈس نہی ملے تو۔۔

تُو واقعی سوری ہو گا۔۔اُسے ڈھونڈ جا کر اور مار د۔

ایک۔۔ایک منٹ کیا بکواس کی تھی تو نے ابھی؟"

کمانڈر نے سوچتے ہوئے پوچھا تھا۔"سوری باس۔"

"ابے وہ نہیں اس کے بعد کیا بولا تو؟"کمانڈر دعا

کر رہا تھا کہ جو وہ غلطی سے سن چکا تھا وہ سچ نہ ہو۔

"وہ میجر اچانک اندر آ گئی اور ٹارگٹ کو لے گئی!"

کیپٹین نے سوچتے ہوئے کہا تھا۔ "میجر لڑکی ہے؟"

کمانڈر کی آواز دوبارہ ابھری فون کے سپیکر سے۔

"جی وہ لڑکی ہی ہے حلانکہ چہرے پر ماسک لگا تھا لیکن اسکے

سنہرے بال کیمرہ میں دِکھ رہے تھے تو وہ لڑکی ہی ہے۔"

کیپٹین نے کہا جس پر اسے صرف سامنے والے سے

بدلے میں شٹ اور گالیاں سنائی دی اور اچانک کال کاٹ

دی گئی تھی۔

"فون اور فرسٹ ایڈ باکس کہاں ہے؟؟" آریحہ نے جلدی
سے اپنی گن وغیرہ اتارتے ہوئے درازیں کھنگالی تھیں۔
"وہ وارڈروب میں ہے ایک چھپی ہوئے دراز ہو گی جہاں
فائلز وغیرہ ہیں وہاں فون رکھا ہوا ہے اور فرسٹ ایڈ باکس
واش روم میں ہے۔" پرائم منسٹر صاحب نے درد سے بھری
آواز میں کہا تھا جس پر آریحہ فوراً سے پہلے واش روم سے
فرسٹ ایڈ باکس لاتی اس میں سے روئی اور بینڈ تج نکالنے
لگی وہ جدید قسم کا فرسٹ ایڈ باکس تھا اس میں ضرورت کی
ہر چیز موجود تھی۔ آریحہ نے روئی پر الکوہل ڈالتے
اسے لے کر پرائم منسٹر شہوار ہادی کے سامنے بیڈ پر

بیٹھی تھی۔ اسے اپنے سامنے بیٹھتے دیکھ شہوار آنکھوں میں سوال لیئے اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔ "سر آپکو میرے ساتھ کاپریٹ کرنا ہوگا مجھے آپکی گولی نکالنے دیں اگر آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں۔" آریحہ نے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا، لیکن شہوار کی آنکھیں ابھی بھی اسکے چہرے پر ٹکی ہوئیں تھیں جہاں سے خون بہہ رہا تھا۔ شہوار ہادی کی نگاہیں اسکی چہرے سے نیچے اسکا جائزہ لینے لگیں، اسے خود بھی گولیاں اور چوٹیں لگیں تھی لیکن وہ ابھی بھی اسکی فکر کر رہی تھی۔ "تمہیں بھی گو۔" ابھی شہوار ہادی کچھ بولتے جب آریحہ کی ضبط نے جواب

دیا تھا اسنے شہوار ہادی کی قمیض کو پکڑتے ایک جھٹکے میں

پھاڑا تھا جبکہ شہوار ہکا بکا سے بیڈ پر لیٹے اسے خاموشی

سے سرخ چہرے کے ساتھ اپنا کام کرتے دیکھ رہے

تھے۔آریحہ نے جتنا ممکن ہو سکا انکے زخم کو بند کرنے

کی کوشش کی تھی لیکن خون بہت ضائع ہو چکا تھا اس

وجہ سے شہوار ہادی بیہوشی میں جا رہے تھے۔آریحہ نے

واش بیسن میں ہاتھ دھوئے تھے جب باہر آتے شہوار کو

اپنی آنکھیں بند کرتے دیکھ آریحہ نے پریشانی سے قدم

انکی جانب لئے تھے لیکن انکے تکیے کو خون میں رنگتے دیکھ

آریحہ کا حلق خشک ہوا تھا۔اس نے انکو ہلاتے ہوش میں

رکھنا چاہا جس پر وہ آریحہ کو مندی مندی آنکھوں سے

دیکھنے لگے۔" سر! ! آپن یور آئیز!! میں اتنی مشکل سے

آپکو یہاں تک بچا کر لائی ہوں اسلیئے نہیں کہ آپ ہمت ہار

"you have to keep your eyes

open!! جائیں

آریحہ نے انکے منہ پر پانی چھڑکتے ہوئے کہا تھا۔ انکا

چہرہ خون کی کمی کی وجہ سے زرد پڑتا جارہا تھا جس پر

آریحہ نے بھاگ کر فون تلاشہ تھا اور فون ملنے کے بعد

اسنے فوراً آرمی والوں سے رابطہ کیا جو اسی انتظار میں تھے۔

"ہیلو۔۔۔ سر!! کیا مجھے کوئی سن سکتا ہے؟" آریحہ نے بٹن

پریس کرتے ہوئے پوچھا جس پر سامنے سے اسے جواب
موصول ہوا۔ "آریحہ؟!! میجر آریحہ کاپی۔" باہر کھڑے
فیلڈ مارشل صاحب نے کہا تھا۔ "سر۔۔پرائم منسٹر صاحب
مجھے مل چکے ہیں۔۔۔وہ زندہ ہیں۔" آریحہ نے شہوار کو
دیکھتے ہوئے کہا تھا جو مندی مندی آنکھوں سے اسے دیکھنے
میں مصروف تھا۔ "مجھے فخر ہے تم پر آریحہ ہم جلد ہی
تم لوگوں کو وہاں سے نکالیں گے۔" فیلڈ مارشل صاحب
نے فخریہ انداز میں کہا تھا جبکہ پیچھے کھڑا اسیف اللہ
چہرے پر مسکراہٹ اور پریشانی لیئے انہیں دیکھ رہا تھا۔
مسکراہٹ اسکے جنون کیلیئے اور پریشانی اسکی حفاظت کیلیئے۔

"سر ہمیں جلد سے جلد یہاں سے نکالیں۔۔پرائم منسٹر صاحب زخمی ہیں۔۔انہیں گولی لگی ہے۔۔۔میں نے پوری کوشش کرتے انکی گولی تو نکال دی ہے لیکن انکی بلیڈنگ بند نہی ہو رہی اور انکے سر میں بہت گہری چوٹ آئی ہے۔۔ پلیز جلدی ٹیم بھیجیں۔۔۔اور ایک بات یہاں بھاری مقدار میں بامب موجود ہیں آپ لوگوں کو یہاں سے دور ہونا ہوگا۔" آریحہ نے انہیں تفصیل بتائی تھی۔

جس پر وہ ٹیم کو ہدایت دے رہے تھے آریحہ نے اپنے سنہری بالوں میں ہاتھ پھیرتے قدم پرائم منسٹر کی جانب بڑھائے تھے۔انکے سر سے خون بہتا سفید تکیا

اور چادر بھگو رہا تھا آریحہ نے پریشانی سے روئی اور

کچھ بینڈ تج لیتے انکے سر کے گرد بھاندنی چاہی لیکن انکے

لیٹے ہوئے ہونے کی وجہ سے نہیں بھاند سکی۔ "مجھے آپکے

سر سے خون روکنے کیلئے آپکو اٹھانا پڑے گا۔۔ کیا میں

۔۔۔میرا مطلب آپ۔۔ "آریحہ سے بولنا دشوار ہو رہا تھا

یہ پہلی مرتبہ تھا جب وہ اپنے شوہر حمدان کے علاوہ کسی اور

آدمی کا کھلا بدن دیکھ رہی تھی اور اس پر تضاد شہوار کو

بٹھانے پر اسے اپنے کندھے کا سہارا دینا ہو گا جس پر آریحہ

کا چہرہ ضبط کے باوجود سرخ پڑ رہا تھا۔ "کوئی بات نہیں۔ "

شہوار نے درد سے اٹھتی کراہ کو روکنے کیلئے دانت بھیچتے

آریحہ کے کندھے پر سر رکھا تھا۔ آریحہ نے کسی مرد

کی اتنی نزدیکی پر تھوک نگلا تھا لیکن اسکی مجبوری تھی

اسے انکی جان بچانی ہی تھی۔ آریحہ نے بینڈیج کو اسکے

سر کے گرد لپیٹا تھا۔ ''آپکو یہ چوٹ کیسے لگی؟'' آریحہ نے

اسکا دیہان بٹانے کیلئے پوچھا تھا جس پر شہوار سر اسکی

گود میں رکھ گیا تھا۔ ''تمہارے آنے سے پہلے وہ لوگ مجھے مار

کر مجھ سے کوڈ س اگلوانا چاہتے تھے لیکن پھر ایک آدمی کی

کال پر انہوں نے مجھے نہیں مارا لیکن انکے کیپٹین نے مجھے

اوپر بھیجنے سے پہلے کانچ کی ٹوٹی ٹیبل کی طرف غصے میں دکھا

دیا تھا شاید جبھی لگی تھی۔'' شہوار نے اسکی گود میں لیٹے نظریں

اسکے چہرے پر جما کر جواب دیا تھا۔""ایک منٹ آپکی بیوی

کہاں ہے ؟"آریحہ نے دیکھتے پوچھا تھا جس پر شہوار نے

سامنے اپنی سنگل پورٹریٹ کو دیکھا۔"اسے اور اُسکے بچے کو

مار دیا ان لوگوں نے۔"شہوار نے بے تاثر لہجے میں کہا تھا

"اُسکا بچا؟۔۔اور آپ اتنے آرام سے کیسے بتا رہے ہیں؟"

"ہاں کیونکہ وہ میرا بچہ نہیں تھا۔۔۔ہم دونوں صرف

پولیٹیکل کپل تھے ایک ان چاہی شادی میں جڑے دو لوگ

وہ بڑے باپ کی بگڑی اولاد تھی۔۔میرے اور

اسکے درمیان صرف کاغذی شادی تھی اسکے سوا

کچھ نہیں۔۔"ابھی شہوار بول ہی رہے تھے جب باہر سے

گولیاں چلنے کی آواز آنے لگی آریحہ نے پریشانی سے

کھڑکی کی جانب دیکھا اور پھر گھڑی میں ٹائم دیکھا۔

"بلٹ پروف دروازے ہونے کی وجہ سے انہیں کچھ

دیر اور محنت کرنی پڑے گی اسے توڑنے کیلئے، تم بتاؤ

آریحہ میں نے سنا تھا تمہارے شوہر کے بارے میں۔۔

مجھے افسوس ہے۔۔۔ لیکن کیا تمہارے بچے ہیں؟"

اسے پریشانی سے اٹھتے دیکھ شہوار نے اسے تفصیل

دیتے سوال کیا۔"جی ایک بیٹی ہے۔۔۔ بہت پیاری

سی۔"آریحہ نے مختصر سا جواب دیا اور اسکا سر تکیے

پر رکھ کر واڈروب کی جانب بڑھی تھی۔"پیاری تو ہو گی

ہی تمہاری جو ہے۔۔۔تم بھی تو اتنی پیاری ہو۔" شہوار

نے مسکرا کر کہتے اسے کچھ ڈھونڈتے ہوئے دیکھا تھا۔

"مسٹر پرائم منسٹر! اگر آپ نے اپنی فلرٹنگ بند نہیں کی

تو ان دہشتگردوں کی گولی سے مریں یا نا مریں میں

ضرور آپ کے دل میں گولی مار دونگی۔" آریہ نے دانت

پیستے ہوئے کہا تھا۔ جس پر شہوار مزید کھل کر مسکرایا تھا۔

"ہائے میجر۔۔۔ویسے تم صحیح میجر ہو۔۔بندے کو دل میں

ٹھک سے مارنا آتا ہے چاہے گولی سے ہو یا اپنی اداؤں

سے۔" شہوار نے کھلکھلاتے ہوئے کہا تھا درد مزید بڑھ

رہا تھا لیکن وہ اپنی زندگی کے آخری خوبصورت لمحات

ہنس کر جینا چاہتا تھا۔"یو! !میرا صبر مت آزمائیں کہ میں

آپکی اس چھچھوری حرکتوں کی وجہ سے اپنی اتنی محنت پر

گولی ماردوں۔"(مراد آپکو گولی ماردوں)۔"یار میجر

ویسے تم لڑتی بہت زبردست ہو ہماری پہلی ملاقات کی

یاد دلادی ماننا پڑے گا۔۔۔تمہیں لوگ صیحیح فائٹر مشین

کہتے ہیں۔"شہوار نے اسکی اور اپنی پہلی ملاقات میں اسے ایک

گروپ کی دھلائی کرتے ہوئے دیکھا تھا۔وہ جب ملٹری کے

ایگزامس دے رہی تھی اور ایک لڑکوں کا گروپ تھا وہ کچھ غلط

کام کر رہے تھے جس پر وہ انکی دھلائی کر رہی تھی اس وقت

شہوار اپنی والدہ کے ساتھ آیا تھا اور فنکشن کے بعد وہ سیگریٹ

پینے کیلیئے اس طرف آیا تھا اپنے باڈی گارڈز کو وہ پہلے ہی بھاگا

چکا تھا، جب تو اسکے پرائم منسٹر بننے کے کوئی چانسز بھی نہیں

تھے لیکن اسکی والدہ چیف منسٹر تھیں اور اسے زبردستی آرمی

کے کسی فنکشن میں لے کر آئیں تھی، اسکے بعد سے

شہوار آریحہ کو دوستی کے لیئے منانے لگا لیکن آریحہ نے

اسے کبھی پلٹ کر جواب نہ دیا تھا۔ باہر دہشتگردوں نے

دروازہ توڑنے کی پوری کوشش کی تھی اور عنقریب وہ

کامیاب ہونے والے تھے جب آریحہ کو آرمی کی طرف

سے سگنل ملا تھا وہ بھاگتے ہوئے ایک چادر لیتے اسے شہوار

کے گرد لپیٹنے لگی جب وہ اسکا ہاتھ تھام گیا۔ "آریحہ رہنے دو

میں نہیں بچوں گا۔۔۔بی-بیکار ہے کوشش ہم باہر نہیں

جا پائیں گے۔۔۔پلیز تم یہاں سے چلی جاؤ۔۔جاؤ اپنی

جان بچاؤ۔" شہوار نے گھٹی گھٹی سانسوں کے ساتھ آریحہ

کو کہا تھا جس پر وہ اسے آنکھوں میں غصہ لیئے دیکھنے لگی۔

اور تھوڑا جھکتے اسکے کالر کو اپنی مٹھی میں جکڑ گئی۔" بات

سنیں میری!! آخری مرتبہ کہہ رہی ہوں!! میں اپنی اتنی محنت کو

کسی صورت ضائع نہیں ہونے دونگی۔۔۔مجھے کچھ بھی کرنا پڑے

لیکن آپکو یہاں سے بحفاظت باہر نکالوں گی یہ میرا

اپنے آپ سے عہد ہے۔ایک اور بات آپکی جان میرے وطن

کیلیئے بہت ضروری ہے اور اپنے وطن کی خاطر میں

کچھ بھی کر سکتی ہوں۔" آریحہ نے کہتے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔جب دروازے کے باہر سے دھماکے کی آواز آئی تھی۔اس نے کھڑکی کے باہر دیکھا جہاں سے لال کلر کا سموک بامب اڑایا گیا تھا۔" ہمیں کچن کی طرف چلنا ہو گا۔" آریحہ نے شہوار کو سہارا دیتے کھڑا کیا اور اسے لیتے کچن کی جانب بڑھی تھی جب پیچھے سے گولیاں چلنے کی آواز آنے لگی تھی اس نے شہوار کو بیڈ شیٹ سے باندھتے کھڑکی پر بٹھایا تھا۔

"ی-یہ کیا کر رہی ہو؟۔۔آریحہ میں تمہیں یہاں چھوڑ کر ن-نہیں جاؤنگا۔۔" شہوار نے درد سے چھوٹتے اعصاب سے آریحہ کا ہاتھ تھاما تھا۔" آپکو جانا ہی ہو گا ہیلی کاپٹر آنے والا ہے۔

You have to be safe۔۔۔میں آپکو کور دو نگی۔"

آریحہ نے کہتے گھٹان ٹائٹ کی جب کچن کے دروازے پر بھی

فائرنگ کی گئی تھی۔ ہیلی کاپٹر کو نزدیک آتا دیکھ شہوار

نے آریحہ کو قریب کھینچا تھا۔"میں یہاں سے اکیلا نہیں

جاؤنگا جب تک تم مجھ سے وعدہ نہیں کرتی کہ میری آنکھیں

کھلنے پر تم میرے سامنے ہو گی۔" شہوار نے ضدی انداز

میں کہا تھا۔"سر!۔۔۔"آریحہ نے اسکی آنکھوں میں چونک

کر دیکھا۔"مجھے نہیں لگتا میں بچ پاؤنگا اس لیئے جو کوڈس

یہ لوگ مجھ سے چاہتے ہیں وہ میں تمہیں بتا رہا ہوں اور

انکی حفاظت تمہیں کسی بھی صورت کر۔کرنی ہو گی۔۔۔

کیونکہ جس آرمی نے تمہیں مجھے بچانے بھیجا ہے اصل میں مجھے نہیں

ان سبمیرین کے میزائل کوڈس کو بچانا مقصد ہے وہ (کوڈ۔۔۔) یہ

ہیں"

شہوار نے اسکے کان میں جھکتے اسے بتائے تھے۔"اب وعدہ کرو

تم ان کوڈس کو بچاؤ گی اور زندہ رہو گی۔۔۔۔اسلیئے میں بھی

تمہیں دیکھنے کیلیئے زندہ رہوں گا۔"شہوار نے اسکے آگے

ہتھیلی پھیلائی تھی جب وہ شیشے کی کھڑکی میں ان دہشتگردوں کا

عکس دیکھتے شہوار کو کھڑکی سے باہر دکھادے گئی کیونکہ ہیلی کاپٹر

پہنچ چکا تھا۔اس نے جھکتے اپنا بچاؤ کیا اور اپنے ہاتھ میں چھریوں

کا باکس لیتے اندر داخل ہوتے دہشتگردوں پر حملہ کیا تھا۔وہ

لوگ اس حملے کیلئے تیار نہیں تھے اسلیئے اپنا بچاؤ نہیں کر پائے اور آریحہ کے سامنے ڈھیر ہو گئے۔ آریحہ نے بھاگ کر کھڑکی کے باہر چھلانگ لگا دی اور وہاں جو آفیسر ہیلی کاپٹر سے لٹکے اسکا انتظار کر رہے تھے مضبوطی سے اسے تھام گئے تھے۔ آریحہ کو اوپر کھینچتے اندر بیٹھے آفیسر نے اسے گلے لگا کر شاباشی دی تھی۔

جب اس نے ابھی بھی انتظار میں لٹکے شہوار (پرائم منسٹر) کے ہاتھ کو تھاما تھا جو اپنی آنکھیں بند کر چکا تھا۔ لیکن آریحہ نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ان کو ڈس کی حفاظت کرے گی۔

____

"ویلڈن آریحہ۔۔۔۔ آئے ایم سو پراؤڈ آف یو!!!"

فیلڈ مارشل صاحب نے آریحہ کو گلے لگایا تھا اسے

شاباشی دیتے انکی آنکھوں میں آنسو تھے وہ ناممکنات کام کو

ممکن کرنے کا ہنر رکھتی تھی وہ موت کے منہ سے اکیلی

پرائم منسٹر صاحب کو بچالائی تھی۔ سیف اللہ بھی اسکے

نزدیک کھڑا تھااور اسکے شاباشی وصولنے کا انتظار کر رہا

تھا۔"آریحہ۔۔۔میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔۔۔تم

نے واقعی وہ کام کر کے دکھایا ہے جسے کوئی بڑے سے

بڑا جانباز بھی کرنے کا نہیں سوچ سکتا۔پوری آرمی کو تم

پر ناز ہے۔" لیفٹینٹ فیلڈ مارشل نے آریحہ کا کندھا

تھپتھپایا تھا جس پر وہ ہلکے سے مسکراتی سیف اللہ کی طرف

دیکھنے لگی جو بے صبر اسا کھڑا اسکا انتظار کر رہا تھا۔

"یا خدا شکر تم سہی سلامت ہو۔۔۔اتنا بڑا فیصلہ تم اکیلے کیسے لے سکتی ہو؟؟ کیا تمہیں ہماری اتنی سی بھی فکر نہیں ہے؟" سیف اللہ نے اسے ڈانٹتے ہوئے زور سے خود میں بھیچا تھا وہ نہیں جانتی تھی وہ ان دو گھنٹوں میں کس قدر خوفزدہ رہا ہے۔ وہ اکیلی ان خونخوار جانوروں سے بھی بدتر لوگوں کے درمیان بغیر کسی بے کپ کے موجود تھی۔

"میں ٹھیک ہوں!" آریحہ نے اسکی کمر کے گرد ہاتھ لے جاتے تسلی دی تھی کیونکہ اسکی ابھرائی ہوئی آواز سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ اگر اسے تسلی نہ دی گئی تو وہ سخت دل مگر اندر سے

معصوم سیفی آج سب کے سامنے رو دیگا۔" خاک ٹھیک ہو یہ

گولیاں لگی ہیں تمہیں چلو پہلے ڈریسنگ کرواؤ!!" سیف اللہ

نے خود پر قابو پاتے اسے حکمیہ انداز میں کہا تھا جس پر وہ اور

ارد گرد کھڑے سبھی فوجی جوان دونوں کو پیار سے دیکھ رہے

تھے کھلکھلائے وہ سب آریحہ کو پیار بھری نظروں سے دیکھ

رہے تھے۔ ابھی انہوں نے خوشی صحیح سے منائی بھی نہ تھی جب

ارد گرد سائرن بجنا شروع ہو گئے سب نے چونک کر اپنے

ارد گرد دیکھا تھا۔ کچھ فوجی بھاگتے ہوئے آئے اور

ایک اور سانحہ خیز خبر انکے گوش گزار کی۔" لیفٹیننٹ سر!!

کرنل اینڈ آفیشل سر!!۔۔ ایک بری خبر ہے۔۔ ہمارے

میجر سُر بھندر سنگھ جو آرمڈ پلاٹون لے کر گئے تھے۔۔۔

ہمارا ان سے رابطہ منقطع ہو گیا ہے!! وہ یونیورسٹی میں ان

اسلحہ لیز دہشتگردوں کو گرفتار کرنے گئے تھے لیکن اب

ان سے کوئی رابطہ نہیں ہو پا رہا ہے۔۔۔اور ابھی ہی ہمیں

خبر ملی ہے آج یونیورسٹی میں کوئی فنکشن تھا جسکی وجہ سے

وہاں تقریباً 2 سے ڈھائی ہزار طلبہ موجود ہیں اور دوسرے

شہروں سے طلبہ کسی کامپٹیشن میں حصہ لینے والے بھی آئے

ہوئے ہیں۔۔۔اب کیا کریں سر!" ایک آفیسر نے ان تمام

سینئر آفیسر کو تفصیل دیتے ان سب کے سروں پر

آٹامک دھماکہ کیا تھا،ان سب نے پھٹی پھٹی آنکھوں

سے ان تمام آفیسر کو دیکھا جو یہ خبر انہیں اب دے

رہے تھے۔"کیا آپ لوگ پاگل ہیں؟!!اتنی اہم بات

آپ لوگ ہمیں اب بتا رہیں ہیں؟؟!!!فارگاڈ سیک

2سے ڈھائی ہزار طلبہ ابھی اسی یونیورسٹی میں موجود

ہیں!!!اور ہمارے میجر سے ہمارا رابطہ منقطع ہو گیا ہے!!

یہاں کوئی مزاق چل رہا ہے؟؟؟؟اف خدایا!!!"

فیلڈ مارشل صاحب نے غصے میں دھاڑتے ہوئے کہا

تھا سب آرمی فوجی کے رونگٹھے کھڑے ہوئے تھے۔

"ایک منٹ سر میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔میں نے آریحہ

کو آڈر دیا تھا کہ وہ اور میجر سُر بھندر سنگھ ایک ساتھ

یونیورسٹی میں جائیں گے وہاں کے معاملات سنبھالنے لیکن

میجر آریحہ نے میرے آڈر کی خلاف ورزی کرتے

خود ہی سے فیصلے لیئے ہیں اور اب اگر ہمارا میجر سُر بھندر

سے رابطہ نہیں ہو پا رہا ہے تو اسکی ذمہ دار میجر آریحہ ہیں!"

جرنل نے غصے میں آریحہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو خود

شوکڈ حالت میں کھڑی تھی۔"جرنل اپنے الفاظ سنبھال کر

استعمال کریں!! آریحہ کو میں نے ہی آڈر دیا تھا کہ ہماری

فرسٹ پرائرٹی پرائم منسٹر صاحب ہیں اور ہم میں سے کوئی

بھی نہیں جانتا تھا کہ یونیورسٹی کے حالات اس حد تک بگڑ

جائیں گے!! اور جہاں تک رہی بات حکم نہ ماننے کی تو آریحہ

نے پرائم منسٹر صاحب کو اتنی خطرناک صورتِحال میں اپنی

جان پر کھیل کر بچایا ہے بغیر کسی جان کا نقصان ہوئے اگر

ہم آدھی آرمی بھی بھیج دیتے جب بھی آریحہ کی طرح بہادری

نہ دکھا پاتے۔۔۔" فیلڈ مارشل صاحب نے غصے سے تیز

آواز میں دھاڑتے ہوئے کہا تھا۔"ٹیم حملے کی تیاری کرو

میں یونیورسٹی جاؤنگی۔۔۔وہاں جو بھی صورتِحال چل رہی

ہے مجھے اس کی ایک ایک ڈیٹیل چاہیئے!!"آریحہ نے اپنی

آواز کو بے تاثر اور بارعب بناتے ہوئے کہا تھا جس پر اسکی

ٹیم فوراً"یس میجر"بولتے اسکی حکم کی تعمیل کیلئے آگے بڑھے تھے۔

"میجر آریحہ ابھی آپ زخمی ہیں!آپکو نہیں جانا چاہیئے"لیفٹیننٹ فیلڈ

مارشل نے آریحہ کو پریشانی سے دیکھتے ہوئے کہا۔"اٹس اوکے سر!! ہم سولجرز ہیں۔۔ ہمارا کام ہی لوگوں کی حفاظت کرنا ہے۔" آریحہ نے نرم سی مسکان ہونٹوں پر سجائے سیف اللہ کو دیکھا تھا جو غصے میں اسے ہی گھورے جارہا تھا۔"پہلے اپنا بینڈ تج کرواؤ!" سیف اللہ نے سرد مہری سے کہتے اسکی کہنی تھامی تھی جب اسنے نرمی سے اپنی کہنی آزاد کراتے اسکی طرف دیکھا تھا۔"میں جلد لوٹ آؤنگی پھر جتنی چاہے بینڈ تج کر لیجیۓ گا۔" آریحہ نے کہتے آگے کی جانب قدم بڑھائے تھے۔اسکے پیچھے ہی دو میجر اور دو آفیسر خود کو ہتھیاروں سے لیس حملہ کرنے کیلیۓ تیار فوجی بن کر نکلے تھے۔۔

"ٹیم کیا پوزیشن ہے؟" میجر آریحہ اور میجر کبیر ابھی بلٹ پروف

وین مین بیٹھے تھے جب میجر کبیر نے کمپیوٹر پر بیٹھے فوجی آفیسر سے

دریافت کیا تھا۔ "سر ان طلبہ میں ایک (آئی ایس آئی) کا

سیکرٹ ایجنٹ ہے۔۔۔ عمر کافی چھوٹی ہے لیکن جوان خون ہے

اسی نے ہمیں اندر کی رپورٹ دی ہے کہ اندر کچھ طلبہ کو

یرغمال بنایا ہوا ہے تو کچھ کو وہ سمگل کرنے کی تیاری میں ہے جس

میں لڑکیاں اور ٹیچرز شامل ہیں۔" آفیسر نے پوری تفصیل

دیتے ہوئے آریحہ کو ایک آئی پیڈ پکڑایا تھا۔ "نیہان احمد۔۔۔

عمر 26 سال۔۔۔ یہ یہاں کا سٹوڈنٹ تو نہیں ہے رہائش

کراچی کی لکھی ہے۔۔۔"آریحہ نے اس انفورمیشن دینے والے کا بایوڈیٹا پڑھتے ہوئے کہا تھا۔"جی میم۔۔ یہاں شاید اپنی کسی دوست وغیرہ کیلئے آیا تھا لیکن حالات خراب ہوتے دیکھ فوراً ہم سے رابطہ کیا۔"آفیسر نے مزید ڈیٹیل دیتے دوسرے وین میں موجود میجرز کو بھی یہ ڈیٹیل سینڈ کری تھی۔

"مجھے یونیورسٹی کا میپ چاہیے اور تھرمل ڈرونز کو ریڈی کرو ہم اسکے ذریعے دیکھے گیں کہ کہاں اور کتنی تعداد میں سٹوڈنٹس کور کھا ہوا ہے بے کپ کے لیئے چیف آف آرمی سے رابطہ کرو۔۔۔اور ایک بات ہمیں ان سٹوڈنٹس کے

گھر والوں کو انفارم کرنا ہو گا۔" آریحہ کی بات سنتے سارے

آفیسر نے شاکڈ حالت میں اسکی طرف دیکھا یہ پہلی مرتبہ تھا

کہ آریحہ نے یہ بات کہی تھی ورنہ اسے ہمیشہ خود پر بھروسہ

ہوتا تھا کہ وہ اپنا دیا ہوا مشن پوری لگن اور ایمانداری سے مکمل

کر لے گی۔ "میجر آریحہ ۔۔۔ یہ آپ کیا۔ ؟" میجر کبیر سے

بولا نہ گیا کیونکہ آریحہ کی درد سے سرخ ہوتی آنکھیں انہیں

اپنا جملہ مکمل کرنے سے روک گئیں۔ "ہم ابھی نہیں جانتے

کہ یہ انکی اصلی سازش تھی یا ہمیں گمراہ کرنے کا کوئی راستہ

۔۔ یہاں بات طلبہ کی ہے ۔۔۔ اگر انہوں نے پہلے

ہی بلڈنگ میں بامب لگا یا ہو۔ پرائم منسٹر سیف ہیں

لیکن 2 سے ڈھائی ہزار طلبہ کا نقصان یہ قوم برداشت

نہیں کر پائے گی۔۔"آریحہ نے اپنے ہاتھ میں تازہ خون دیکھتے

ہلکی آواز میں کہا تھا، گردن کے زخم سے خون ابھی بھی رس

رہا تھا کیونکہ اس نے بینڈج کروانے کے بجائے اسے بار بار حرکت

میں لایا تھا۔گاڑی یونیورسٹی کے سامنے روک دی گئی تھیں

انکے سامنے پہلے سے فوجی سیٹلائیٹ وین میں سارا سسٹم لگا کر کھڑے

ان ہی کا انتظار کر رہے تھے۔"میجر سربھندر سنگھ کی کوئی خبر؟"

میجر کبیر نے آگے بڑھ کر لیپ ٹاپ سے کانیکٹڈ ڈ ایئر فونز

اٹھا کر کان سے لگائے تھے۔"نہیں سر انکی۔۔ہارٹ بیٹ کے

کوئی سائن شو نہیں ہو رہے ہیں؟"ایک آفیسر نے ہلکی آواز

میں کہا تھا آریحہ نے افسردہ نظروں سے سکرین پر ناچتے

ڈوڈس کو دیکھا تھا، ہر آفیسر کی یونیفارم میں پہلے انکی لوکیشن

اور ہارٹ ریٹ ٹریکر لگایا جاتا ہے جس کی وجہ سے انکی

لوکیشن پتہ لگتی رہتی ہے اور خدانخواستہ اگر زخمی ہو جائیں

تو ہارٹ ریٹ کی جانچ کرتے فوراً امدادی ٹیم روانا کر دی جاتی

ہے اور یہی یہاں شو ہو رہا تھا، میجر سربھندر سنگھ کی اب کوئی

ہارٹ لائینز شو نہیں ہو رہی تھیں جو انکے شہید ہونے کی خبر

پر مہر لگا رہی تھی۔"اس لڑکے کی طرف سے کوئی اور پیغام

موصول ہوا ہے کیا؟ نام کیا تھا۔ہاں نیہان۔۔"آریحہ نے

ویسٹ کور میں ایک اور پسٹل ڈالتے ہوئے پوچھا تھا۔

"نہیں میجر ابھی تک نہیں ہوا۔۔ہاں لیکن تھرمل ڈرونز سے لوگوں کو کہاں ہاسٹج بنا کر رکھا ہے یہ پتہ لگ گیا ہے۔" "کیا واقعی !! سکرین پر دکھائیں۔۔۔" آریحہ نے فوراً آگے بڑھتے سکرین پر جھانکا تھا جہاں تقریبا 1 کلو میٹر کی دوری سے تھرمل ڈرون کو اڑایا جارہا تھا اور اسکے لائیو مناظر سکرین پر دِکھ رہے تھے، ہال نما کمرے کے برابر والے کمرے میں 20-30 طلبہ دکھ رہے تھے اور یونیورسٹی کے وسیع و عریض لان میں لاتعداد ٹرک کھڑے دکھائی دے رہے تھے یہ تمام مناظر ملیٹری ہیڈ کواٹر میں بھی لائیو چل رہے تھے تمام آفسران سر پکڑ کر بیٹھے ہوئے تھے کتنی ہی امدادی ٹیموں کو یہ مناظر دیکھنے

کے بعد روانا کیا گیا تھا۔ "باقی طلبہ کہاں ہیں ؟۔۔یہ آفس روم

لگ رہا ہے۔۔کیا ہم کچھ اور پاس جا سکتے ہیں ؟"آریحہ نے ڈرون

کو کنڑول کرتے فوجی کو کہا تھا جس نے سر ہلاتے ڈرون کنڑولز

پریس کئے تھے۔ "میجر ہم اس سے آگے نہیں جا سکتے وہ لوگ بھی

ہم پر نظر رکھ رہے ہیں۔۔وہ ہم پر پہلے اٹیک کر سکتے ہیں

"(They will be the first to attack us)

"میجرز ہم ہیلی کاپٹرز بھیج رہے ہیں کاپی!!"سیف اللہ کی

آواز سارے واکی ٹاکی میں گونجی تھی جب آریحہ نے فوراً

اسکی بات پر ردِ عمل دیتے واکی ٹاکی اٹھایا تھا۔"نہیں سر!!

یہ ٹریپ ہے۔۔۔یہ صرف میل ٹیچرز ہیں فیمیلز ٹیچرز کو پیچھے

والے ٹرکس میں منتقل کیا جا رہا ہے۔۔۔مجھے لگتا ہے اس میں انٹر نیشنل سٹوڈنٹ بھی شامل ہیں۔''آریحہ نے سکرین پر نظریں جمائیں مشاہدہ کیا تھا۔''میجر آریحہ آپ کا کیا پلین ہے؟''فیلڈ مارشل کی آواز ابھری تھی۔''میں فیمیلز کو پہلے ریسکیو کرنے جاؤ نگی۔۔میری ساتھ بلیک کمانڈو ٹیم (اے 6) اور (7) ٹیم ہو گی فوری امداد اور فائر ٹرک کو تیار کیا جائے۔میں فرسٹ اٹیک کرنا چاہتی ہوں۔''آریحہ نے جواب دیتے ٹیم کو ریڈی کا اشارہ کیا تھا۔''میجر آریحہ میں فیملیز ریسکیو کرنے جاؤ نگا میرے پاس زیادہ قابل کمانڈوز ہیں اور جیسا کہ ابھی آپ نے خود کہا ہے اس میں انٹر نیشنل سٹوڈنٹ بھی شامل ہیں اسلیئے

آپکی رِسکی نیچر کو دیکھتے ہم انہیں رِسک میں نہیں ڈالنا چاہتے۔"

میجر غفور نے آنکھوں میں مغروریت لیتے قدم انکی جانب

بڑھائے تھے۔"میجر میں-" ابھی آریحہ اسکو غصے سے کچھ

جواب دیتی جب جرنل کی آواز انکے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

"میجر غفور آپکو فرسٹ لیڈ کرنے کی اجازت ملتی ہے۔۔ میجر

آریحہ آپ اب مزید کسی کی جان کو خطرے میں نہیں ڈالیں

گی!! آپکے باغی پن کی وجہ سے ابھی بھی پرائم منسٹر ہاؤس میں

یرغمال بنے ہوئے ہیں آپ نے انکو نہیں بچایا اس لئے اب آپکو

سختی سے آفیشلز کے آڈرز کو ماننا پڑے گا! سمجھی آپ!!"

جرنل مطیع پرور کی آواز نے آریحہ کو غصے سے مٹھیاں

بھیجنے پر مجبور کر دیا جبکہ میجر غفور نے تمسخرانہ مسکراہٹ انکی طرف اچھالتے یونیورسٹی میں جانے کی تیاری کی تھی۔

"کیا یونورسٹی میں کوئی تعمیراتی کام وغیرہ جاری ہے؟" میجر کبیر نے سکرین پر کرین وغیرہ کو دیکھتے کہا تھا۔"جی میجر کبیر۔۔یونیورسٹی کو مزید وسیع کرنے کیلئے پیچھے ہاسٹل وغیرہ کا تعمیراتی کام جاری تھا۔"آفیسر نے کہتے سکرین مزید زوم کی تھی جبکہ آریحہ میجر غفور کو آپریشن اسٹارٹ کا اشارہ دیتے دیکھ سرہاں میں ہلا گئی۔"میجر کبیر سالک میں آفس روم میں جاؤنگی۔۔آپریشن اسٹارٹ ہو چکا ہے۔"آریحہ نے کہتے اپنی ٹیم کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا تھا۔"اور میں نئی تعمیراتی

بلڈ نگس میں جاؤ نگا وہاں ضرور وہ لوگ کوئی سازش کر رہے

ہو نگے۔ "میجر کبیر نے بھی اپنی ٹیم کو اشارہ کیا تھا جو نعرہء

تکبیر کہتے فیلڈ میں اتر چکے تھے۔

" ٹیم 7 میرے رائٹ اور آپ دونوں مجھے کور کرینگے اور میرے

سگنل کا اشارہ کرینگے۔ " آریحہ نے دیوار پھلانگتے اپنے پیچھے ٹیم

کو ہدایت دی تھی لیکن ٹھٹکنے کی بات یہ تھی کہ یہاں کوئی بھی

دہشتگرد یا سنائپر وغیرہ تعینات نہیں تھے یعنی یہ انکی سوچی

سمجھی سازش تھی وہ جان بوجھ کر انہیں اندر بلانا چاہتے تھے۔

" ٹیم پہلے میں اندر جاؤ نگی ۔۔ یہاں پر کوئی سنائپر وغیرہ نہیں

ہے مطلب وہ چاہتے ہیں ہم اندر آئیں۔۔۔بامب کی ڈیٹیک ہو سکتی ہے کیا؟آریحہ نے بلوٹوتھ میں یونیورسٹی کا جائزہ لیتے تفصیل بیان کی تھی۔"میجر کبیر نے بھی اسکی تائید کی تھی اسے بھی ابھی تک کوئی دہشتگرد اسلحے کے ساتھ نہیں دکھا تھا،پوری یونیورسٹی میں صرف خاموشی کا راج تھا جیسے موت کی سی خاموشی ہو آنے والے بھیانک مناظر کی جیسے للکار ہو۔"میجر غفور کیا آپکے ساتھ بھی یہی صورتحال ہے؟" کرنل نے واکی ٹاکی میں رابطہ کیا تھا۔"پتہ نہیں سر لیکن میں اپنے ٹارگٹ سے بہت قریب ہوں مجھے ٹرکس دکھ رہے رہیں۔۔۔میں آپریشن کانٹینیو کرنا چاہتا ہوں۔"

میجر غفور نے کہتے دور بین سے ٹرکس کا معائنہ کیا تھا

کچھ نقاب پوش لمبے چوڑے اسلحہ سے لیس طلبہ کو

کھینچ کر ٹرکس میں پھینک رہے تھے۔ "ریکوسٹ ایکسیپٹڈ

کاپی!!" جرنل کی آواز پر میجر غفور نے آگے سگنل دیتے

اپنے کمانڈوز کو سائلنسر سے نشانہ تاننے کا کہا تھا جنہوں نے

سنائپر کو ان نقاب پوشوں پر لیزر کی مدد سے فکسڈ کیا اور

میجر غفور کی آڈر پر فائر کر دیا، دھڑ دھڑ کر کے تقریباً

15 سے 20 نقاب پوش زمین پر ڈھے گئے تھے جس سے

اندر سے منتقل کرنے نقاب پوشوں نے صورتحال کو دیکھتے

انکی سمت بھی فائر کئے تھے لیکن میجر غفور اس حملے کیلئے پہلے

ہی تیار تھے اسلیئے عقلمندی سے انکا سامنا کیا اور پیڑوں کی آڑ میں سے ہوتے ان طلبہ کے نزدیک پہنچے جو پہلے سے ہی ڈری سہمی روتی ہوئی اپنے کانوں کو اور آنکھوں کو میچے ہوئے تھیں اور گولیوں کی زر زراہٹ نے خاموش ماحول میں خوفناک شور برپا کر دیا تھا، کچھ گولیاں جان بچا کر بھاگنے والی لڑکیوں کو لگ گئی تھیں جن سے وہ اسی وقت ابدی نیند سو گئیں تھیں۔

میجر غفور نے موقع دیکھتے ٹرک کی طرف دوڑ لگائی تھی ان کے پیچھے ہی بہت سے کمانڈوز نے ہر ٹرک کی طرف دوڑ لگائی تاکہ ان میں سے لڑکیوں کو باہر نکال سکیں لیکن ۔۔۔۔جو انکی آنکھوں نے دیکھا تھا اس کی کسی دماغ نے

توقع نہیں کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گولیوں کی غضبناک آوازوں کو سنتے آریحہ نے بھی لمبی سانس خارج کرتے کلمہ ءتوحید ادا کیا اور ٹیم کو آگے کا سگنل دیتے اندر کی طرف دوڑ لگا دی، دروازے کو لاتھ مارتے ڈھیروں فوجی اندر داخل ہوئے تھے اور جو راستے میں آتا اسے ختم کرتے جا رہے تھے۔" ٹیم (6اے)

I am moving forward two of you will Give me covered fire till the office okay!!”

آریحہ نے بلوٹوتھ پیس میں کہا جس پر اسکی ٹیم نے فوراً

عمل کیا تھا اور آریحہ نے دوڑتے ہوئے سیڑھیاں پھلانگی

تھی مگر اوپر موجود دہشتگرد نے اسکی ران میں گولی ماردی

تھی آریحہ لڑکھڑائی لیکن اس سے پہلے ہی ایک آفیسر نے

آریحہ کے سامنے دیوار بنتے فائر اپنے اوپر لئے تھے لیکن

رائفل کی تمام گولیاں اس دشمنِ وطن کے سینے میں اتارتے

اسے جہنم کی اتھاہ گہرائیوں میں بھیج دیا تھا۔"آرش!!!!!"

آریحہ نے چیختے ہوئے اسے صدا لگائی تھی وہ نوجوان جس

نے آریحہ کی ڈھال بنتے اس پر برسنے والی گولیاں خود پر

لیں تھیں وہ محض 24 سالہ کا تھا اس مشن پر آنے سے پہلے

ہی اسکا نکاح ہوا تھا جس کی خوشی اس نے خوب جھوم جھوم

کر منائی تھی اور اسکی اس پاک خوشی اور معصوم سی مسکراہٹ

نے سب کو اس پیارے سے شہزادے کو نظر لگنے سے

بچانے کیلئے بے ساختہ ماشاءاللہ کہنے ہر مجبور کیا تھا۔ آہہہ

وہ کتنا خوش تھا اپنی محبت کو اتنی جلدی اپنی منکوحہ بنا کر لیکن

اب اس پیارے سے شہزادے کی خوبصورت مسکراہٹ اور

حسین آنکھیں ہمیشہ کیلئے بند ہو چکیں تھیں وہ شہید ہوتے

اپنی کچھ دنوں کی منکوحہ کو شہید کی بیوہ ہونے کا اعزاز دے گیا

تھا وہ خوبرو نوجوان اپنے وطن کی خاطر شہید ہو کر اس وطن

کی پاک مٹی کو اپنا خون تحفہ کر گیا تھا اپنے نام کا حق ادا کر گیا تھا

ایک بہادر سپاہی۔ "آرش۔۔۔ آرش آنکھیں کھولو آرش۔۔۔

یااللہ!! یہ کیا۔ کیا تم نے تمہاری بندی کو کیا جواب دو نگی میں!!"

آریحہ نے ہری کانچ آنکھوں میں آنسو بھرے اسکا چہرہ

تھپتھپایا تھا وہ اسکے چھوٹے بھائیوں کی طرح عزیز تھا

جواب اپنے ربِ ذو لجلال سے جاملا تھا۔ "میجر۔۔۔۔"

مزید زخمی آفیسر اسکی طرف بھاگتے ہوئے آرہے تھے

جب آریحہ نے زخمی خون آشام نظریں اٹھاتے اوپر کی

طرف دیکھا تھا۔ "میں ان میں سے ایک دشمنِ وطن کو

بھی نہیں چھوڑوں گی!!" آریحہ نے اپنا سب سے پسندیدہ

ہتھیار تین منہ کا تیز دھار چاقو نکالا اور اسے اپنے ہاتھ میں

گھماتے آگے بڑھ گئی اب راستے میں جو آتا اسے آریحہ کے

قہر سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا، ایک ہاتھ میں رائیفل لئے

آگے بڑھتے وہ ہر دشمنانِ وطن کو خاک سار کرتی جارہی

تھی اور رہتی کسر تیز دھار چاقو سے جہاں بن پڑتا وار کرتی

جاتی اس ضمن میں مزید چوٹوں سے آشنا ہوتے وہ اپنی ٹیم

سمیت آفس روم میں داخل ہوئی جہاں 4 نقاب پوش کو

زمین بوس کرتے ایک کو دو آفیسر زندہ قابو کر چکے تھے

جبکہ باقی ٹیم بھی اندر داخل ہوتی فوراً سے بندھے ہوئے

استاذہ کو کھولنے لگی ان میں ایک وائس چانسلر بھی تھا جو

کافی ابتر حالت میں تھا یعنی اس پر انکے پہنچنے سے پہلے کافی

تشدد کیا گیا تھا۔ "م-م۔۔ مس۔ یہاں۔۔۔پ-پر"

اسکے منہ سے جیسے ہی پٹی ہٹائی گئی انہوں نے انہیں کسی

چیز سے آگاہ کرنا چاہا لیکن مار پیٹ کی وجہ سے حلق سے

آواز نہیں نکل پا رہی تھی۔ "میجر۔۔میں میجر آریحہ ہو

کیا کہنا چاہتے ہیں آپ ؟؟" آریحہ نے انکے قریب بڑھتے

جاننا چاہا لیکن انکے منہ سے ادا ہوتے اگلے الفاظ نے اسکی

دنیا ہلا دی تھی۔ "یہاں۔۔۔ یہاں سے لڑکیوں کو لے جایا

جا چکا ہے۔۔ آپ لوگوں کو پھنسایا گیا ہے جیسے ہی آپ لوگ

اندر آئے وہ باہر جو نقاب پوش بنا کر بھیج چکے ہیں۔۔۔ وہ

وہ اسی یونیورسٹی کے طلبہ ہیں۔۔۔ پلیز فائرنگ مت کیجیۓ گا۔"

وائس چانسلر کے الفاظ تھے یا سیسہ وہ لوگ سمجھ نہ سکے مطلب

اس سے پہلے وہ اس صدمے کو سمجھتے نقاب پوش کی ھنسنے

کی آواز نے ان سب کو پتھر کی مورت بنا دیا تھا۔ "ہاہاہااہاہ۔

ہاہاہا۔۔۔ تم لوگوں نے خود اپنے طلبہ مارے ہم نے تو کچھ

نہیں کیا ہاہاہااہااہاا۔۔۔۔اب تک تو لڑکیاں بھی یہاں سے

نکالی جا چکی ہو نگی۔۔۔ کسی کی بیٹیاں کتنوں کی حوس کا نشانہ۔"

ابھی وہ بدکار انسان اپنے منہ سے گھنھاؤنی حقیقت بولتا

آریحہ نے طیش واشتعال کے عالم میں پوری طاقت سے

اسکے مکروہ ھنسی ہنستے چہرے کو اپنے بھاری بوٹوں تلے کچل

دیا اس کا غضب اس قدر تھا کہ مقابل کے گندے دماغ

کی ہڈی تو حصوں میں تقسیم ہو گئی ناک منہ اور حتی کہ کان

تک سے خون رِس نکلا اور اسکی روح سیکنڈوں میں اس غلیظ

کا جسم چھوڑ گئی۔ "آریحہ۔۔۔ کیا آپ سن سکتی ہیں؟؟"

سیف اللہ کی آواز ان سب کو اپنی بلوٹوتھ پر سنائی دی تھی۔

"س-سیف۔۔ سیف سنیئے۔۔ کسی کو بھی نقاب پوش پر

فائر کرنے مت دیجیئے!!۔۔ ان میں اسی یونیورسٹی کے طلبہ

ہیں۔۔!!" آریحہ نے بھرائی ہوئی آواز میں عجلت سے کہا تھا۔

"واٹ!!! یہ کیا کہہ رہیں۔۔ ہیلو۔ آریحہ!! جیٹس فائر کا

آڈر جاری ہوچکا ہے۔۔۔ جلدی نکلیئے وہاں سے۔۔ تمام نیوز

پر خبر پھیل چکی ہے۔۔ ہمیں جتنی جلدی ہو سکے طلبہ کو بچانا ہے"

سیف اللہ اور لیفٹیننٹ فیلڈ مارشل نے بلوٹوتھ پر ایک اور

دل دہلانے والی خبر سنائی تھی۔۔۔" سر ان لوگوں نے اسی یونیورسٹی کے کئی طلبہ کو نقاب پوش بنایا ہوا ہے پلیز ڈونٹ فائر!!!۔" آریحہ کی لرزتی آواز نے ان سب کو اپنا سر پکڑنے پر مجبور کر دیا تھا حالات گھمبیر ہوتے جا رہے تھے جب اچانک مزید ایک سانحہ پیش آیا اور ٹرکس والے ایریا میں دھماکہ ہوا تھا، دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ کان پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔" یہ کیا ہوا؟" سکرین پر لگے سیٹلائیٹ سے کنیکٹ کیمرا میں دھماکہ دیکھتے سب کے دل سہم گئے تھے، آریحہ اور اسکی ٹیم جو اساتذہ کو باہر کے راستے نکال رہے تھے بچاؤ کیلئے جھک گئے تھے۔ ٹی وی

چینلز پر یہ مناظر لائیو دکھائے جارہے تھے جن ماں باپ کی اولادیں اس یونیورسٹی میں تھیں انکی سانس اس منظر کو دیکھتے اٹک گئی تھیں اور کتنے تو روتے روتے ہوش وحواس سے بیگانہ ہوگئے تھے، سارے ملک کی زبان پر ان کیلئے سلامتی کی دعائیں تھیں، جبکہ کچھ ابھی بھی بے حسی کی ہر حدیں پار کر کے حکومت کو ہی اس سب کا قصوروار ٹھہرا رہے تھے تو کچھ سیاستدان ان نازک صورتحال میں بھی اپنا فائدہ دیکھ رہے تھے اور سپاہیوں اور حکومت کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔

دروازہ کھولتے ہی انہیں وہ منظر دکھا جسکا تصور بھی نہیں کیا

گیا تھا سامنے تمام نقاب پوش ہتھیاروں سے لیس انکی ہی

طرف اپنی بندوقوں کا رخ کیئے ہوئے تھے اور دروازہ کھلتے

ہی انہوں نے فائر چھوڑ دیئے تھے یہ اصلی نقاب پوش تھے

اور جو انکی آڑ میں نشانہ لے کر مارے گئے وہ طلبہ تھے جنہوں

نے موت کے خوف سے ان کی پیشکش مان کر اپنے منہ پر

نقاب پہن لیا تھا کہ وہ ان ٹرکس میں بھر کر اس یونیورسٹی

سے باہر چلے جائیں گے لیکن افسوس ان خونی درندوں نے

انہیں ہی ڈھال بنا کر ان ہی کے ملک کے سپاہیوں کے ہاتھوں

مروا دیا۔انہوں نے زندگی کا لالچ کرتے اپنے ملکِ وطن سے

غداری کری جسکی وجہ سے انہیں موت تو ملی ساتھ ساتھ

آخری وقت میں بزدل اور کائر کا خطاب بھی مل گیا تھا۔

میجر غفور اور انکی ٹیم کو گولیوں سے شہید کرنے کے بعد

پلین کے مطابق تمام ترکس میں بامب بلاسٹ کر دیا گیا

تھا تا کہ تمام افواج اس طرف متوجہ ہو جائے اور وہ نئی

زیرِ تعمیراتی بلڈنگس میں سے ان کنٹینرز کو نکال کر لے جائیں

گے جس میں انہوں نے لڑکیوں کو یر غمال بنایا ہوا ہے۔

آریحہ نے تین آفیسر کے ساتھ ان تمام بچائے جانے والوں

کو باہر کی طرف بھیجا تھا جبکہ خود زیرِ تعمیر عمارتوں کی جانب

دوڑ لگائی، اسکے پیچھے اور بھی ٹیم اور سما ہی بھاگ رہے تھے

جب انہیں بہت سی تعداد میں کنٹینرز تیز رفتاری میں دوسری

سمت جاتے ہوئے دکھائی دیئے تھے۔ "او شٹ۔۔ جھک جاؤ!!"

کنٹینرز کے پیچھے بھاگتے ہوئے آریحہ کی نظر اچانک سے

اوپر والے فلور پر پڑی جہاں وہ مشین گن لگائے ان کے

ہر عمل کیلئے پہلے سے تیار تھے، اور ان پر گولیوں کی برسات

شروع کر دی گئی تھی، جو جو بچاؤ کر سکتا تھا کر پایا ورنہ

گولیوں کی زد میں آتے شہید کا لقب پا گیا۔ "آہہ نہیں!!

اللہ!!۔۔" آریحہ نے اپنے کئی نوجوانوں کو زمین پر خون

میں لت پت ہوش و حواس سے بیگانہ ہو کر گرتے دیکھ

چیختے ہوئے اپنے بال نوچے تھے اسکے اس قدر بربیت کا

سامنا کبھی نہیں کیا تھا۔اپنے ساتھی نوجوانوں اور اپنے

جونئیر آفیسروں کے بے جان وجود میں ابھی بھی گولیاں

پیوست ہوتے دیکھ آریحہ نے آنسوؤں سے تر چہرے کے

ساتھ نعرہء تکبیر لگایا اور دلیری سے کھڑے ہوتے اپنی

بندوقوں کا نشانہ ان حیوانوں کے سر کا لیا اور تین سے چار

ٹریگر کے بعد مشین گن بند ہو چکی تھی جو آریحہ کا نشانہ

صحیح جگہ لگنے کی گواہی دے رہی تھی۔اس نے خشمگین

آنکھوں سے بکھری شہداؤں کی لاشوں کو دیکھا جب بدن

نے ایک دم سے لرزش کھائی تھی اور منہ میں خون کا ذائقہ

گھلتا ہوا محسوس ہوا تھا اسکی انگلیوں نے اپنے پیٹ کی جلد کو

چھونے سے انکار کیا تھا جہاں اسے گولی لگی تھی درد شدید
نہیں شدید تر تھا لیکن ابھی وطن کی بیٹیوں کی عزتوں کو
محفوظ کرنا زیادہ ضروری تھا، آریحہ کی نظریں اشک بار تھیں
منظر غم و تکلیف کی وجہ سے دھندلا ہو رہا تھا پیر لڑکھڑا رہے تھے
ہاتھوں میں کپکپاہٹ ہو رہی تھی اس نے سہارا لینا چاہا جب وجود
زمین بوس ہونے لگا لیکن زمین کی مٹی لگنے سے پہلے ہی کسی نے
اسکی کہنی کو پکڑ لیا۔ "میجر۔۔؟؟ آپ ٹھیک ہیں؟" ایک خوبصورت
شکل نظروں کے سامنے آئی تھی آریحہ نے سر کو جھٹکتے منظر
کو صاف کرنا چاہا اور ہمت جمع کرتے پوری قوت سے اٹھ کھڑی
ہوئی۔ "ن-نیہان احمد۔۔ ہیں نا؟" آریحہ نے اسے دیکھتے

استفسار کیا جس نے فوراً ہاں میں سر ہلاتے اسکے تائید میں

دیکھا۔ "تم باہر کیسے؟" آریحہ نے ٹرکس کو باؤنڈری کراس

کرتے دیکھا تھا۔ "میں آپکو سب بتاؤں گا لیکن پہلے مجھے ان

کنٹینرز کو روکنا ہوگا اس میں۔۔اس میں میری منگیتر ہے

پلیز۔" نیہان نے کہتے قدم دور کھڑی گاڑی کی جانب لگائے

جب آریحہ نے اس سے پہلے پہنچ کر ہینڈل پر ہاتھ رکھا۔

"گن چلانی آتی ہیں نا؟" آریحہ نے پوچھتے گاڑی کی ڈرائیونگ

سیٹ سنبھالی۔ "جی آتی ہے۔" نیہان نے فوراً پیسنجر سیٹ

پر چھلانگ لگائی۔ "تو جب میں بولوں بنار کے فائر کرتے جانا۔"

آریحہ نے ایکسیلیٹر پر پیر جماتے ہوا کی سپیڈ سے بات کی تھی

وہ گاڑی بھاگا نہیں اڑا رہی تھی، کنٹینرز کا پیچھا کرنے کے بجائے اس نے سائیڈ سے کٹ لیتے روڈ کی جانب کار چلائی تھی، ملٹری بیس میں سب منظر لائیو دکھ رہے تھے۔ سیف اللہ جلے پیر کی بلی کی طرح چکر کاٹتا دعائیں مانگ رہا تھا اسکا بس نہیں تھا اڑ کر آریحہ کے پاس پہنچ جائے۔ "یہ کس کی گاڑی ہے؟۔۔ کیا یہ آریحہ چلا رہی ہے؟" فیلڈ مارشل نے زوم کرنے کا اشارہ دیا جبکہ ابھی تک پتا نہیں چلا تھا کہ گاڑی کون ڈرائیو کر رہا ہے۔ "ہمارے لوگ پہلے ہی باہر کھڑے ہیں وہ کنٹینرز کو روک لیں گے لیکن پتہ نہیں ہے اس میں بھی انکی کیا سازش ہو گی۔" سیف اللہ نے بلیک لینڈ کروزر کو ہوا سے باتیں کرتے

دکھا تھا وہ یقین سے بتا سکتا تھا یہ گاڑی کوئی اور نہیں بلکہ آریحہ

ہی چلا رہی ہو گی۔"نیہان میری آڈر پر شوٹ کرنا۔۔۔۔۔۔

شوٹ!!"آریحہ نے گاڑی کو 90 اینگل میں گھماتے نیہان کو

کہا تھا اسکو سامنے آرمی کی گاڑیاں دکھ رہیں تھیں اسلیئے یہ

کرنا ضروری تھا کیونکہ جس تیز رفتار سے یہ کنٹینرز چلا رہے

تھے صاف لگ رہا تھا کہ وہ لوگ اپنے راستے میں آنے والی

ہر چیز کو روندتے ہوئے جائیں گے اسی لیئے سب سے پہلے

آگے چل رہے کنٹینر کے ڈرائیور کو مارنا ضروری تھا۔

نیہان نے آریحہ کے کہے کے مطابق اندھا دھن فائر

کیئے جس سے ڈرائیور کے حلق اور دو گولیاں سر میں لگیں

اور کنٹینر پلٹ کر دوسری جانب گر گیا اور پیچھے آرہے

تمام کنٹینر رک گئے تھے۔"شکریہ۔۔بہنا۔"نیہان نے

دلکش سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے شکریہ کہا اور فوراً

گاڑی کا گیٹ کھولتے 3 کنٹینر کی طرف بھاگ گیا اور آریحہ

نے دوبارہ گاڑی ریورس کی اور تعمیراتی بلڈنگ کی طرف

دوڑائی ابھی اپنے نوجوانوں کے خون کا حساب باقی تھا

اور وہ آخری قطرے تک کا حساب لینے والی تھی ان سے۔

اس نے آہستہ آہستہ قدم بڑھائے تھے لیکن کچھ گرنے کی

آواز نے اسے مڑ کر دیکھنے پر مجبور کر دیا اور جیسی ہی وہ پلٹی

کوئی بہت تیز چیز اسکے دماغ پر ماری گئی تھی اور یہ وہ آخری

چیز ہی اسے یاد تھی اپنے ہوش و حواس کھونے سے پہلے۔

"آہ۔۔۔ہہہ۔۔۔۔۔۔" کسی کی رونے کی آواز پر آریحہ کے

حواس بحال ہوئے تھے، اس نے سر جھٹکتے اپنے منظر کو صاف

کرنا چاہا جب کسی نے یخ ٹھنڈا پانی اس پر پھینکا تھا جس سے

آریحہ کو ہوش ملا تھا، اسکی کانچ سی آنکھیں سرخ تھیں درد کی

زیادتی اور خون کے کثرت سے بہہ جانے کی وجہ سے جسم

حرکت کرنے سے قاصر تھا۔ اس نے آنکھیں میچ کر کھولتے

ہوئے اوپر دیکھا تھا کہ بے ہوش ہونے کے بعد کیا ہوا تھا

جب سامنے ہی ان درندوں کو کرسیوں پر براجمان دیکھا

جو بڑی فرصت سے بیٹھ کر اسے نیہارنے میں یوں مصروف

تھے یا یوں بولوں اسے بے بسی میں دیکھ کر شیطانی انداز میں

مسکرا رہے تھے، جب کسی کی کراہ پر اس نے اپنے دائیں

جان دیکھا جہاں میجر کبیر سالک، سیکنڈ کمانڈر اعجاز،

اور کچھ جونئیر افیسر ابتر حالت میں موجود تھے انہیں بری

طرح سے مارا پیٹا گیا تھا یہاں تک کی ایک جوئیر افسر

کی گردن بے جان ہو کر ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی۔

"اٹھ گئیں سلیپنگ بیوٹی۔۔۔ چلو جلدی سے کوڈس بتا دو

کب سے انتظار کر رہے ہیں تمہارے اٹھنے کا۔۔۔اچھا خاصا سمپل سا پلین بنایا تھا۔۔پرائم منسٹر سے کوڈس لے کر ہم چلے جاتے لیکن نہیں تم نے وہاں آ کر سب بگاڑ دیا۔۔یہ بتاؤ کوئی سپر ہیرو وغیرہ سمجھتی ہو خود کو جو ہر معاملے میں کودنا تمہارا فرض ہے ہاں ؟؟!"ایک نقاب پوش نے اپنا نقاب اتارے بغیر آریحہ کی طرف قدم بڑھائے تھے،اسکو زنجیروں میں باندھے وہ اس سے باتیں یوں کر رہا تھا جیسے وہ دونوں ایک دوسرے کے دوست ہوں۔"ہونہہ۔۔ کائروں کی طرح چہرہ چھپا کر اور میرے ہاتھ باندھ کر یہ سوال کیوں کر رہا ہے ہمت ہے تو ہاتھ کھول میرے تجھے

زندہ سے ابدی جن نہیں بنادیا تو میں بھی میجر آریحہ نہیں!!"

آریحہ نے زخمی شیرنی کی طرح غراتے ہوئے کہا تھا اسکی

آواز کی پھنکار پر وہاں موجود سب نے داد دیتی نظروں سے

اسے دیکھا تھا۔"تیری تو!! زنجیروں میں جکڑی ہوئی پوری

طرح ہمارے رحم و کرم پر ہے اور اتنی اکڑ!!"اس نقاب

پوش نے غصے سے اپنا ماسک اتارا تھا اور آریحہ کے سنہرے

بالوں کو مٹھی میں قید کیا تھا۔"صرف تیری وجہ سے لاتعداد

فوجی مارے گئے ہیں، اور اب دیکھ یہ تیرے دوست۔۔۔

یہ بھی مارے جائیں گے۔۔ سمیرین کے کوڈس بتادے ہمارے

پاس اب مزید وقت نہیں ہے!!"اس آدمی ن آیحہ کی گردن

باقی ایجنٹس اور آفیسرز پر کروائی جو تشدد کی وجہ سے نیم
بے ہوش ہو چکے تھے۔" کبھی نہیں!! اپنی آخری سانس تک
نہیں!!" آریحہ نے خود کو جھٹکا دیتے اسکی گرفت سے اپنے
آپ کو آزاد کروایا تھا۔" تو ایسے نہیں مانے گی!! مار و اسے"
اس نے غصے میں کہتے دوسروں کو حکم دیا تھا جو فوراً اسکی
بات پر عمل کرتے آریحہ کو مارنا شروع کر دیا تھا، خون جو
پہلے ہی ہر زخم سے رِس رہا تھا تشدد کے بعد بلبل کر کے بہنے
لگا، اسکے پیٹ میں گولی لگی تھی جو اب مزید اندر تک پیوست
ہو گئی تھی، منہ سے خون آنے لگا تھا انکے لگاتار تشدد سے
اسکی تین پسلیاں ٹوٹ گئیں تھیں اور آخر ضرب دوبارہ

دماغ پر ماری گئی تھی جس سے خون بہہ کر چہرے پر بہتا

ہوا تھوڑی سے ٹپکنا شروع ہو گیا تھا لیکن اس نے اس پورے

وقت میں دل میں کلمہ کے سوا کچھ نہیں پڑھا تھا اسکی

زبان سے ایک کراہ تک نہیں نکلی تھی اور وہ عنقریب

اعصاب چھوڑنے کے درپر تھی جب کسی کی شناسا آواز

نے اسے سن ہوتے دماغ پر قابو پانے کی ہمت دی تھی۔

اس نے آنکھوں پر ٹپکتے خون کی بوند کو پلکیں جھپک کر ہٹانا

چاہا لیکن سامنے جو وجود کھڑا ہوا اسے دکھ رہا تھا وہ چاہتی

تھی یہ حقیقت کبھی سچ نہ ہوتی لیکن۔۔یہ حقیقت تھی

سامنے موجود شناسا آواز آرمی جرنل مطیع پرور کی ہی آواز

تھی اور اس کی ہی شکل، وہ چہرے پر وحشیانہ چمک اور

آنکھوں میں شیطانیت لیئے ہوئے سائے سے روشنی میں آتا

ہوا واقعی ہی انسان کے بھیس میں درندہ دکھ رہا تھا جو وہاں موجود

آریحہ سمیت اس وقت لائیو چل رہی فوٹیجز میں دیکھتے

ملٹری ہیڈ کواٹر میں شہوار، سیف اللہ اور تمام آفیشلز آفیسران

کی ہستی ہلا گیا تھا، سب کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا

کہ کوئی اتنا قریبی اتنا بڑا غدار نکل سکتا ہے، اتنا بڑا کھیل رچ

سکتا ہے لیکن یہ سچ تھا اِنکی آنکھیں غلط نہیں دیکھ رہیں تھیں

یہ واقعی وہی انسان تھا جو آج تک انہیں ہر آڈر دیا کرتا تھا

اسے ہر اندرونی بات کا علم ہوتا تھا، جرنل مطیع پر ور ہی غدار

تھا!!!۔

"ارے ارے۔۔۔اتنا مارو گے تو یہ ڈھیٹ بنا بتائے ہی مر جائے

گی ٹھرو زرا۔۔۔۔ ہمیں بات تو کرنے دو۔۔۔ میری بات تو مانتی

نہیں ہے یہ۔۔۔تو کسی اور کی بات ضرور مانے گی ہے نہ؟" مطیع پرور

نے کمینی سی ہنسی ہستے اسکے سامنے کرسی پر نشست رکھی تھی۔

"چلو آریحہ۔۔۔۔ تمہارا میرا کافی پورانا جاننا ہے ایک موقع

اور دیتا ہوں۔۔۔وہ قیمتی انسان کو دیکھنے سے پہلے ہی بتا دو

شہوار نے تمہیں بیہوش ہونے سے پہلے کیا کوڈس بتائیں

تھے؟؟!!ایک تو وہ سالا مرا ابھی نہیں ورنہ تمہاری مجھے

کوئی ضرورت نہیں پڑتی وہ مرتا تو فوراً دوسرے کوڈس

بدل دیئے جاتے لیکن وہ ڈھیٹ ابھی بھی تمہاری طرح

زندہ ہے!!! بول کوڈس کیا ہیں ویسے ہی ہمارا بہت وقت

برباد کر دیا تم نے!!" مطیع پرور نے غصے میں آتے لات

آریجہ کے پیٹ میں ماری تھی جس سے اسکے منہ سے مزید

خون فوارے کی صورت نکلا تھا جو مطیع کے قدموں کے پاس

چھلک چکا تھا۔ "چچ۔ چچ۔۔۔اسکی کوئی پٹی کر و یہ کوڈس بتانے

سے پہلے مرنی نہیں چاہیئے ورنہ تم سب کو بھی مار ڈالوں گا۔"

مطیع پرور نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا جبکہ سکرین پر یہ

مناظر دیکھتے سب نے غصے سے مٹھیاں بھیچیں تھیں۔" مجھے

ہاتھ بھی لگایا تو یہ ہاتھ جڑ سے اکھاڑ پھینکوں گی۔۔۔وطن کے

غدار!!!! لعنت ہو تجھ پر۔۔ خدا غارت کرے گا تجھے تیرے

مکروہ ارادوں سمیت جس نے اپنی پاک مٹی سے وفا کرنے

کے بجائے لاتعداد سچے جذبے اور محبِ وطن نوجوانوں کو

چندر قم کیلئے شہید کیا انکا خون بہایا۔۔ انکے اپنوں سے انہیں

چھین لیا۔۔ خدا کا قہر نازل ہو گا۔۔ اور ان شاء اللہ تیرے

ناپاک بدبودار اور غدار خون کے قطرے میرے پاک وطن

کی مٹی کو کبھی مدمل نہیں کر سکیں گے۔۔۔ آخر تو نے بھی

اپنے نام کی لعاج نبھائی، اس وطن کے پہلے غدار کا نام مطیع الرحمان

تھا اور آج ایک اور مطیع نے ثابت کر دیا کہ تکبیر کہنے والی ہر

زبان اور سینے پر چاند ستارہ دل کے کالے داغوں کو مٹا نہیں

سکتا، پرچم ستاروں ہلال میں بھی غدار پنپتے ہیں اور وطن

سے وفا نبھانے والے ان ہی غداروں کے ہاتھوں پرچم میں

لپٹے شہداء کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ میں آج مر بھی

جاؤنگی نہ تب بھی کبھی اپنے ملک سے غداری کرتے تجھے

ان کوڈس کے بارے میں نہیں بتاؤنگی۔۔ چل اب یہ

ہے تو یہ سہی۔۔ لگا لے ایڑھی سے لے کر سر تک کا زور

میری زبان سے تو ایک الفاظ بھی نہیں جان پائے گا۔"

آریحہ کی تیز آواز اس عمارت کی در و دیوار سے ٹکراتی

کتنوں پر ھیبت طاری کر چکی تھی جبکہ ایک نقاب پوش

ابھی بھی ڈھیٹائی سے آنکھوں میں مکاری اور حوس لیئے

آگے بڑھا تھا تاکہ اس کے پیٹ سے گولی نکال سکے لیکن

ارادہ صرف گولی نکالنے کا نہیں تھا لیکن یہاں بات آریحہ کی

ہو رہی ہے جس نے اسکی آنکھیں پڑھتے پہلے ہی اسکے ارادے

جان لیئے تھے اس سے پہلے اسکا ہاتھ اسکے خون سے بھیگے یونیفارم

کو چھوتا، آریحہ نے اپنی تمام تر ہمت جمع کر کے ایک پیر پر

زور دے کر دوسرا پیر اٹھا کر اپنی پوری قوت سے اسکے سینے

پر لات ماری تھی، اسکی کِک کی شدت اس قدر تھی کہ وہ

دور جا کر اسی کرسی سے ٹکرایا جس پر مطیع پرور بیٹھا ہوا تھا

جو ڈگمگا کر گرنے کے بعد اسے غصے سے گھور رہا تھا۔

"کہا تھا نہ چھونے کی جراءت بھی مت کرنا ورنہ اکھاڑ کر

پھینک دونگی!!" آریحہ نے آنکھوں میں شعلہ لیئے کہا تھا۔

اس کے اس روپ پر ملٹری ہیڈ کواٹر میں پریشانی سے کھڑے

شہوار کے لبوں پر تبسم پھیلا تھا۔وہ بس صحیح وقت کا انتظار

کر رہے تھے۔"یہ آخری موقع تھا تمہارے پاس لیکن تم

نے گنوا دیا۔۔۔ٹھیک ہے آریحہ تم ہمیں کوڈس کے بارے

میں مت بتاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔لے کر آؤ اسے۔۔۔۔۔۔ہم اسے

مار دیتے ہیں وہ بھی تمہاری آنکھوں کے سامنے ٹھیک ہے؟"

ہچکیوں کے درمیان سے آتی وہ معصوم اور مومی آواز وہ

بے ہوشی میں بھی پہچان سکتی تھی وہ اور کوئی نہیں اسکی

ننھی سی شہزادی تھی "آروا"۔۔۔لیکن وہ یہاں کیا کر رہی

تھی؟آریحہ نے اپنے والد اور آرواکوایک سیف پلیس پر۔؟

توکیاوہ اسکی فیملی تک پہنچ چکا تھا؟؟کیااس نے۔۔اسکے والد

کونقصان پہنچایا تھا؟ایسا کبھی نہیں ہوسکتا تھا کہ شبیر صاحب

آرواکوکسی صورت انکے حوالے کرتے یقیناًوہ۔۔آریحہ

کادل کسی نے ایک خیال کے تحت مٹھی میں جکڑا تھا۔

"چلوتم ہمیں نہیں بتاؤوہ کوڈس ہم تمہاری بیٹی کومار دیتے ہیں"

آریحہ نے اپنی درد کی وجہ سے بند ہوتی آنکھوں

کو بمشکل کھول کرانکی طرف دیکھا لیکن اسکے

ماتھے سے خون ٹپکتے ایک قطرہ اسکی پلکوں پر گرا

تھااور اسکی نظر دور کھڑے دہشتگرد کی بے رحم

گرفت میں کھڑی اپنی چار سالہ بیٹی 'آروا' پر پڑی۔
آریحہ کی سانسیں بیکوقت تیز ہوئی تھیں اس نے
اپنی پوری آنکھیں کھولیں جیسے یقین کرنا چاہ رہی
ہو کہ واقعی اسکی جان سے عزیز بیٹی ان جانوروں
کے ہاتھ لگ چکی ہے۔اسکی خوف اور حیرانی سے
پھٹی آنکھوں کو دیکھتے ان دہشتگردوں کے کمانڈر
نے قہقہ لگایا تھا جس پر آریحہ نے خون آشام نظروں
سے اسکی طرف دیکھا۔"ممیّ۔۔۔ ممیّ۔۔ ممی نانو
نانو پر بہت خون تھا۔۔ میں انکے پاس نہیں۔۔۔۔
جا پائی۔۔ ممی ان گندے مین نے ان پر شوٹ۔۔۔۔

کیا تھا!!" آروا نے ہچکیوں سے روتے آریحہ
کو مخاطب کیا تھا جو اسے آنکھوں میں آنسو
لیئے دیکھ رہی تھی اسکی بات سنتے آریحہ نے زور
سے اپنی آنکھیں میچی تھیں یعنی یہ لوگ اسکے
باپ کو بھی مار چکے تھے آریحہ کی پہلی دفع ہچکی
نکلی تھی۔دہشتگردوں کے کمانڈر نے آنکھیں
پھیلاتے آریحہ کی طرف دیکھا تھا وہ سر سے
لے کر پاؤں کی چھوٹی انگلی تک خون میں لت
پت تھی لیکن اس تشدد کے دوران اس نے
ایک دفع اپنے منہ سے کراہ نہیں نکلنے دی تھی۔

"اناللہ وانااالیہ راجعُون" آریحہ نے ہلکی آواز میں

اپنے باپ کیلئے یہ کلمات ادا کیئے تھے، ملٹری بیس

میں سب آفیسر نے بھی وہی کلمات دہرائے تھے۔

وہ سب لوگ لائیو کیمرہ میں یہ سب دیکھ رہے تھے

جوان دہشتگردوں نے اس جگہ نسب کیئے تھے۔

کیونکہ ان لوگوں کا پلین ہی یہ تھا کہ پاکستان آرمی

کے سیکرٹ ایجنٹس کے منہ سے انکے متعلق راز

نکلوائیں گے اور پوری دنیا میں اسے لائیو دکھائیں

گے، یہ پوری بلڈنگ آلریڈی بامڈ فیکس تھی ان

میں سے کوئی بھی یہاں سے باہر نکلنے کیلئے گیٹ

کا نہیں بلکہ ہیلی کاپٹر کا استعمال کر رہا تھا وہ کوئی

عام دہشتگرد نہیں تھے وہ خود فوج اور حکومت

کے کچھ بڑے عہدوں پر بیٹھے غداروں کی مدد

سے ہر انفارمیشن حاصل کر کے اس پلین کو

کامیاب بنا چکے تھے کہ اتنے بڑے پیمانے

پر پاکستان کو نقصان پہنچانے کی تیاری کر کے آئے

تھے۔ آریجہ کے تین دوستوں اور لاتعداد

جونئیر آفیسر کو شہید کرنے کے بعد اب صرف

چار جوانوں کو چھوڑا تھا لیکن انہیں بھی اس قدر

تشدد کیا تھا کہ وہ سر سے لے کر پیروں تک

خون میں لت پت تھے، ان چاروں میں سے

دو پاکستان آرمی کے سیکرٹ ایجنٹ اور ہائی

کمانڈ میجر تھے باقی دو سینیئر کے جیسے ہی

میجر تھے لیکن وہ سیکرٹ ایجنٹ نہیں تھے۔

شہوار نے سکرین پر اس چھوٹی سی بچی کو دیکھتے دل پکڑا تھا

کیا یہ لوگ اس حد تک سفاک تھے ؟۔"آریحہ میرا دل بڑا

ہے ایک اور موقع دیتا ہوں اپنی بیٹی کو بچا لو۔۔۔ صرف وہ

کوڈس ہی تو دینے ہیں تمہیں۔۔ بتا دو کسی کو بھی پتا نہیں چلے

گا میں آرام سے یہاں سے کسی کو بھی مارے بغیر چلے جاؤنگا

بولو کیا تھے وہ کوڈس ؟ سبمرین میزائل کوڈس کیا تھے ؟؟

وعدہ رہا تمہاری بیٹی کو کوئی نقصان نہیں دونگا۔" مطیع پرور نے آریحہ کی آنسوؤں سے لبریز آنکھوں کو آروا پر ٹکے دیکھ ایک بار پر لالچ دینی چاہی تھی کیونکہ اولاد سے بڑھ کر انسان کو دنیا میں کوئی چیز عزیز نہیں ہے لیکن آریحہ کی لہو میں رنگی آنکھوں میں تاثرات نے اسے غلط ثابت کر دیا تھا۔" تم مجھے میری بیٹی کے خون سے خریدنا چاہتے ہو؟ کیا تمہیں واقع لگتا ہے کہ میں اپنی بیٹی کے خون کے عوض اپنے ملک سے غداری کرونگی؟" آریحہ نے بیٹی پر سے نظریں ہٹاتے مطیع پرور پر مرکوز کی تھیں، اسکا دماغ سنسناہٹ کا شکار ہو رہا تھا، زبان قابو سے باہر ہو رہی تھی۔

اعصاب سلب ہو رہے تھے، ٹانگوں میں جان ختم ہو رہی تھی

آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تھا لیکن وہ اپنی بیٹی

کو ایک آخری مرتبہ گلے لگانا چاہتی تھی۔ "تم بزدل کائر

لوگ اپنے ملک سے چند پیسوں کے عیوض غداری کرتے

ہو لیکن تم یہ نہیں جانتے جب ہزاروں مائیں اپنے لختِ جگر

کو ملک کی خاطر جب اس میدانِ جنگ میں بھیجتی ہیں تو

انکے ہر ایک خون کے قطرے کے بدلے میں اس ملک کے

لوگوں کی عزت اور حفاظت خریدتی ہیں!! اگر میری سو بیٹیاں

ہوتیں تو اس ملک کی خاطر ایک تو کیا سو کی سو بیٹیاں قربان

کر دیتی۔۔۔ اگر میرے جسم کو کاٹ کاٹ کر اسکا سارا

خون بھی بہادو گے نہ تب بھی میجر آریحہ کے خون کا

ایک ایک قطرہ اپنے ملک کا وفادار رہے گا۔۔۔۔۔"

آریحہ کے حبِ وطن سے لبریز لہجے کی تاب نہ لاتے

مطیع پرور نے غصے میں اسے دیکھتے حکم دیا تھا۔"ٹھیک

ہے پھر ماردو اسکی بیٹی کو۔۔"اسکا کہنا تھا کہ آریحہ کے

شل ہوتے دماغ نے گولیوں کی چنگھاڑ سنی تھی ایک اور مرتبہ

کوشش کرتے اس نے اپنی آنکھوں کو کھولا تھا جب خون میں

ڈوبا آروا کا جسم زمین پر ڈھتے ہوئے دیکھا تھا اور یہیں آریحہ

کے جسم سے گرماہٹ فضاء میں محلول ہوگئی تھی لیکن ابھی بھی

گولیوں کی بوچھاڑ قائم تھی مانو کوئی سنگ دلی سے ننھی سی جان

سے دشمنی نکال رہا تھا۔

"یار!!! یہ کیا کیا آپ نے؟؟" آریحہ نے روہانسے ہوتے اپنے چہرے سے کیک کی فروسٹنگ صاف کی تھی۔ "کچھ نہیں میری جان میں تو بس اپنی حسین بیوی کی مشکل آسان کر رہا تھا کیونکہ یہ کیک کھانے کے لائق تو ہے نہیں البتہ یہ باہر سے خریدی گئی فروسٹنگ رومینس کرنے کے کام آسکتی کیا بولتی ہو؟"

حمدان نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے اس کو اداسی سے اپنے کیک کو دیکھتا پا کر اپنے قریب کھینچا جو گالوں پر فروسٹنگ لگنے کے باعث کیوٹ سی شکلیں بنا رہی تھی اور محبت سے اسکی

ناک پر لب رکھ دیئے۔ لیکن آریحہ اسکے الفاظ سنتی فوراً سے

پہلے اسکے سینے پر ہلکے سے مکا مار گئی۔ "ارے ظالمہ۔!!!

میجر بیوی قسم سے رومینس کے وقت بھی ظالم رہتی ہیں۔

افففف! ہائے رے حمدان۔۔ تمہاری زندگی میں صرف میجر

بیوی کے ہاتھ کے مکے اور عجیب غریب نصل کے کھانے

کے نام پر ایکسپیریمنٹ کو کھانا لکھا ہے۔" حمدان نے ڈرامٹک

انداز میں دھائی دیتے آریحہ کو دیکھا تھا جو اسے خونخوار نظروں

سے گھور رہی تھی، آریحہ کو کیوٹ سے جلالی موڈ میں آتے

دیکھ حمدان نے تھوک نگلا تھا اور آہستہ آہستہ قدم پیچھے لینے

لگا۔ "ہی ہی۔۔ آری۔۔۔م۔میں بس۔۔ یااللہ۔۔ بابا!!

بچائیں اپنے بیٹے کو!!!" حمدان نے دوڑ لگاتے آریحہ سے بچنا

چاہا جو ماتھے پر تیوری لیئے اسکے پیچھے کیک لئے بھاگی تھی۔

"رکیں زرا۔ بھاگتے کہاں ہیں!! ڈرپوک میجر۔۔۔"

ابھی آریحہ بھاگ ہی رہی جب سیف اللہ اور شبیر صاحب

گھر میں داخل ہوئے تھے اور ان دونوں کو ایسے ایک دوسرے

کے پیچھے چوہے بلی کی طرح بھاگتے دیکھ مسکراہٹ دبانے لگے۔

"م-مم۔۔ مم۔۔اب۔۔اب۔" آروا جو صوفے کے پاس

Playpen میں لیٹی اپنے چھوٹے ہاتھ پاؤں کو مار رہی

تھی اپنے ماں باپ کو بچوں کا بھی رکارڈ توڑتے دیکھ خود گھر میں

بچی ہونے کا ثبوت دینے لگی۔ آروا کی کی آواز اور اس پر مستزاد

شبیر صاحب کو اور سیف اللہ کو کھڑے دیکھ ان دونوں نے
اپنے قدموں کو بریک لگائی تھی اور شرمندہ سے ہوتے
انکے سامنے ہاتھ باندھے کر کھڑے ہو گئے تھے جب پیچھے
سے حمدان کے والد کے ہنسنے کی آواز نے باقی سب کو بھی
ہنسنے پر مجبور کیا تھا اور آریحہ نے آگے بڑھتے اپنے والد
کو گلے سے لگاتے سلام کیا تھا جنہوں نے مسکراتے ہوئے
اسے پیار کرتے ماتھے پر لب رکھے تھے اور ہمیشہ یونہی
خوش رہنے کی دعا دی تھی اس نے سیف اللہ کو بھی سلام
کیا تھا جس نے مسکراتے ہوئے پھولوں کا گلدستہ دیا تھا
جو وہ خوشی خوشی قبول کر چکی تھی۔ حمدان نے آروا کو

اپنے بازو میں اٹھاتے پیار سے اسکے گال چومے تھے جو باپ

کا لمس پاتے ہی کھلکھلا رہی تھی۔ آریحہ نے بھی نزدیک

بڑھتے اسے تھامنا چاہا جب آروا کی کھلکھلاہٹ کے بجائے

زور زور سے رونے کی آواز آنے لگی اس نے جیسے ہی

آروا کو ہاتھ لگایا اسکے ہاتھ میں آروا کے لمس کے بجائے

خون بلبل کر کے بہہ رہا تھا اس نے حیرت سے اپنے ہاتھوں

کو دیکھا اور پھر تھرتھراتے ہاتھوں کو بند کرتے خوفزدہ

آنکھوں سے اوپر دیکھا جہاں حمدان کی سفید شرٹ کو

خون سے رنگے دیکھا اور وہیں اپنی نازک سی 10 ماہ کی شہزادی

کو باپ کے سینے پر سر رکھے خون میں لت پت پایا اس

نے لڑکھڑاتے پیچھے کی طرف قدم لئے تھے جب اپنے
پیروں کے درمیان سے خون بہتا ہوا پایا اس نے فوراً
مڑ کر دیکھا جہاں اسکا باپ بریگیڈیئر شبیر بھی اسے آنکھوں
میں اداسی لیئے بدن پر جگہ جگہ سے خون سے رِس رہے
کُرتے میں کھڑے دکھائی دیئے، آریحہ نے ہری آنکھوں
میں آنسو لئے انکی طرف قدم بڑھانے چاہے جب اسکے
قدم جکڑ لئے گئے تھے اور وہ تینوں اسے دیکھتے دیکھتے
پیچھے کو جا رہے تھے، آریحہ انہیں آواز دینا چاہتی تھی
اپنی آر واکو اپنے سینے میں بھینچ کر اس پوری دنیا سے چھپا
لینا چاہتی تھی لیکن اسکی آواز نہیں نکل رہی تھی اس

کے قدم نہیں ہل رہے تھے جب ایک دم سے اسے اپنی سانسیں اکھڑتی ہوئی محسوس ہوئیں، اسنے اپنے حلق کو ہاتھ لگانا چاہا لیکن ہاتھ نہیں اٹھ رہا تھا سانس لینی چاہی لیکن نہیں آرہی تھی مانو کوئی دو پہاڑوں کے درمیان اسے کچل دیا گیا ہو۔

وہ وجود مشین میں جکڑا ہوا تھا اسے مصنوعی سانسیں دی جارہیں تھیں جب یک دم اس وجود میں حرکت ہوئی تھی اور کمرے میں موجود سب لوگ اس منظر کو دیکھ ایک دم پریشان ہو گئے تھے، ڈاکٹرز نے فوراً سب کو باہر جانے کا

کہا تھا اور اس جھٹکے لیتے وجود کو سنبھالنے کی کوشش کی تھی

جب اس شخص نے لمبی سانس لیتے اپنی پوری آنکھیں کھول

دیں تھیں۔ "مس آریحہ۔۔کیا آپ مجھے سن سکتی ہیں؟"

ڈاکٹر نے اسکے کھلی آنکھوں کو دیکھتے نرس کو کوئی بھی ایکشن

لینے سے منع کیا تھا جب آریحہ نے بغیر اسے جواب دئے

بیڈ سے اٹھنا چاہا۔ "آریحہ۔۔رکو تم ابھی نہیں اٹھ سکتی

تم ابھی ٹھیک نہیں ہو۔" سیف اللہ نے اسے بروقت

پکڑتے بیڈ پر بیٹھانا چاہا جب آریحہ نے اس کو دیکھتے ایک

دم سے رونا شروع کیا تھا، وہ رو نہیں رہی تھی وہ دھاڑیں

مار مار کر کرب کی انتہا پر تھی اسکا دل پھٹنے کے درپر تھا

وہ زندہ کیوں تھی؟ وہ زندہ کیسے بچ گئی تھی؟؟ اسکی بیٹی کو وہ لوگ شہید کر چکے تھے تو وہ کیسے بچ گئی تھی؟ وہ تو جانتی تھی کہ وہ مرنے والی ہے اتنے زخموں اور تشدد کے بعد پھر وہ بچ جاتی لیکن اپنی بیٹی کی قربانی دینے کے بعد وہ کیسے زندہ تھی؟؟ سیف اللہ نے اس کو روتے دیکھ کھڑکی سے باہر آسمان پر نظریں دوڑائیں تھیں اسنے آریحہ کے گرد ہاتھ باندھ کر کوئی تسلی نہیں دی تھی بلکہ بے تاثر چہرے کے ساتھ اسکے دور ہونے کا انتظار کر رہا تھا، آریحہ نے بیڈ سے اٹھتے کانپتی ٹانگوں سے باہر کی جانب دوڑ لگائی لیکن دروزے سے کچھ قدم باہر نکالتے ہی

اسکی ٹانگیں بے جان ہوئیں تھیں وہ زمین پر گرتی

سینے کو جکڑے ہوئے تھی اسکی آواز میں وہ کرب تھا

جو پتھر دل انسان کو بھی اشک بار کر دیتا لیکن کمرے

سے باہر آتا سیف اللہ سرد مہری سے اسے ایک نظر دیکھتے

سامنے کھڑی چھوٹی سی سہمی سی شہزادی کو اپنی بانہوں

میں بھر گیا جو انجان نظروں سے آریحہ کو اپنا دل پکڑ کر روتے

دیکھ رہی تھی، جبکہ شہوار اور کرنل آریحہ کو ترحم بھری

نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ "آ۔۔آروا۔۔آروا۔۔"

آریحہ نے اپنی ٹانگوں پر اٹھتے آروا کے آگے ہاتھ پھیلائے

تھے جو ابھی بھی اسے ناشناسہ نظروں سے دیکھتے سیف اللہ

کی گردن میں چہرہ چھپا گئی تھی، اسکی یہ حرکت آریحہ

کو گولی سے بھی تیز لگی تھی اسکی بیٹی زندہ تھی آریحہ کو

سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیسے اپنے رب کا شکر ادا کرے۔۔۔

"سیف اللہ جانتے ہو نہ وہ جگہ بامب فکسڈ ہے اسلیئے

کوئی نہیں بچنا چاہیئے جسے بامب آیکٹیویٹ کرنے کیلئے

لمحہ بھر بھی ملے۔۔۔ جو شہید ہو گئے وہ قابلِ سلام ہیں

اور جو بچے ہیں وہ غازی بننے چاہیئے۔۔ سب کو صحیح سلامت

لے کر آنا۔" فیلڈ مارشل صاحب نے سیف اللہ کی کمر

تھتھپائی تھی اور اسے جانے کا اشارہ کیا تھا جو کلمہ تکبیر

کہتے روانا ہو گیا تھا۔ راستے میں آتے تمام کی تمام دہشتگردوں

کو موت کی نیند سلاتے بامب ڈفیوزر کے اشارے کا

انتظار کیا تھا جو اپنے ماتھے پر پسینے کے ساتھ بامب میں

لگے ڈوائیس کو ہیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا، سیف اللہ

نے اوپری بلڈنگ کو سرخ نظروں سے دیکھا تھا جہاں

آریحہ اور باقی زخمی میجرز کے ساتھ آروا بھی موجود تھی

وہ بلوٹوتھ پر وہاں ہو رہی تمام باتیں سن رہا تھا۔ کچھ

سیکنڈ کی دوری پر ہیلی کاپٹر ہوا میں اڑان لیئے ہوئے تھا

کیونکہ وہ لوگ واپس نیچے نہیں آنے والے تھے یہ بامب

جدید قسم کی ڈیوائس سے نصب کئے گئے تھے یعنی مخصوص

کوڈس اور فنگر پرنٹ ایکٹیویٹو تھے اگر انہیں یہ بامب اڑانا

ہو تو کئی میلوں دوری پر سے صرف ایک فنگر پرنٹ سے
اڑا سکتے تھے اور یقیناً یہ فنگر پرنٹس قوم کے غدار مطیع پرور
کے ہی ہونگے اسلیئے پوری ہیکنگ ٹیمز کئی گھنٹوں سے اسے
کریک کرنے پر تلے تھے جب لائٹ اسٹک کا اشارہ ملتے ہی
سیف اللہ نے شوٹ کی صدا لگائی اور لمحوں میں وہاں پہنچتے
دشمنِ وطن کو مات دیتے خاک میں ملایا تھا، اسکی بندوق کا
رخ وہ خبیث تھا جو آروا پر گولیاں چلانے والا تھا لیکن
اللہ کے حکم سے اگلے پل خود خون آلود ہوتا زمین
پر ڈھیر پڑا تھا، لیفٹیننٹ فیلڈ مارشل نے اپنی رائفل
کی تمام کی تمام گولیاں مطیع پرور کے جسم میں مارتے

اس غدار کو دوزخ کے گھڑوں میں پہنچایا تھا، ہیلی کاپٹر

بلکل بلڈنگ کے قریب اڑان بھر رہا تھا، کتنے شہید اور

بے ہوش آفیسر کو اس میں منتقل کر دیا گیا تھا، آریحہ

کو بھی سیف اللہ نے چاپر میں بیٹھے فوجی کے سپرد کیا

تھا، اور نرمی سے بے ہوش آروا کا وجود اپنی بانہوں میں

بھرے بلڈنگ سے چاپر میں سوار ہوا تھا۔ چاپر کی

تھوڑی دور جاتے ہی بلڈنگ کو پھٹتے دیکھ سیف اللہ نے

آروا کے کانوں پر ہاتھ رکھے تھے جب اسے کچھ نمی محسوس

ہوئی تھی آروا کے ڈر کے مارے بے ہوش ہو کر گرنے

سے اسے سر میں چوٹ آئی تھی جہاں سے خون نکل

رہا تھا لیکن چوٹ کی اصل وجہ وہی تھی یا کچھ اور؟؟

____

آریحہ کو بے ہوش ہوئے آج 29واں دن تھا مسلسل زخم سے خون بہتے رہنا اور گولی لگنے پر فوراً امداد نہ لینے کی وجہ سے اسکی جسم میں انفیکشن ہو گیا تھا، وہ خطرے سے باہر تھی اب لیکن ابھی تک ہوش میں نہیں آئی تھی، ڈاکٹرز کا کہنا تھا ایسے کیسز میں پیشنٹ خود جینے کی خواہش نہیں رکھتا اسلیئے ہوش میں نہیں آنا چاہتا تھا اور آریحہ کے ساتھ بھی ایسا ہی تھا۔اور دوسری طرف آروا کو اپنے نانا کا اپنی آنکھوں کے سامنے مرنا اور پھر گولیوں کی تیز آواز سے ڈر کر گرنا

اسکے چھوٹے سے ذہن کو شوک دے گیا تھا جس سے وہ

ٹیپریلی ٹرامہ میں ہے اور زیادہ ریکشن نہیں دے سکے گی

اسلیئے اسکا بہت خیال رکھنا ہو گا۔////،،، سیف اللہ کو آریحہ پر

جتنا فخر تھا اتنا ہی غصہ تھا مانا وہ فوجی ہے اپنے ملک سے بہت

پیار کرتی ہے اپنی جان قربان کر سکتی ہے لیکن اپنی اولاد

کی جان کی حفاظت کیلیئے ایک لمحہ تو سوچ لیتی ؟؟ وہ فوجی

کے ساتھ ماں تو بھی تو تھی !! ماں تو پہلے خود مرنے کا کہتی

ہے لیکن اپنی اولاد کو چھوڑ دینے کیلیئے بھیک مانگتی ہے تو

پھر وہ کیسی ماں تھی ؟؟!! اور اگر قربان کر بھی دیا تھا تو

اب ایسے رو کیوں رہی تھی ؟؟ سیف اللہ کو اس دن اگر

ایک سیکنڈ بھی لیٹ ہوتی تو آج آر وا انکے درمیان نہ ہوتی تو پھر وہ کیسے اپنی اولاد کو دیکھتی؟؟ سیف اللہ آریحہ کو ایک نظر دیکھتے تیز قدموں سے کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا۔

"اپنے ارض وطن کی خاطر اپنے لہو سے گلریزی کرنے والی ان مجاہدوں کو ہمارا اسلام، اللہ پاک ان کے درجات بلند فرمائے اور وطن عزیز میں انکی قربانیوں کے طفیل امن کی بہار لائے آمین یارب العالمین۔" آریحہ نے پوڈیم پر کھڑے رہ کر نم آواز میں اپنے ساتھی شہید آفیسرز کو خراجِ تحسین پیش کرتے سلیوٹ

کیا تھا جب نظریں سامنے کھڑے تالیاں بجاتے سیف اللہ

اور اسکی گود میں موجود آروا کو دیکھا جو پیاری سی مسکان ہونٹوں

پر سجائے اسے ہاتھ ہلا رہی تھی، آریحہ نے مسکراتے ہوئے

اس کیلیئے دل میں ماشاءاللہ کہا تھا اور اپنی بائیں جانب دیکھا

جہاں شہوار اس کیلیئے "نشانہ ءشجاعت "ہاتھ میں لئے کھڑے

تھے۔اس نے آگے بڑھ کر ان سے سلام کیا جو خوبصورت

سی بتیسی نکالے اس کو دیکھ رہے تھے۔"میجر تم نے پھر میرا

دل توڑ دیا۔اس سیف اللہ کے بچے کو میں نہیں چھوڑونگا

لیکن۔۔دیکھو میری جان بچانے کیلیئے میں تمہیں اس اعزاز

سے نواز رہا ہوں کتنا سخی ہوں نہ میں؟"شہوار نے ٹھنڈی

آہ بھرتے ہلکی آواز میں آریحہ کو نیچ دیتے کہا تھا" میں

بھی کتنی سخی ہوں نہ آپکی اس چھچھوری بتیسی کو رحم کھا کر

چھوڑ دیا تھا ورنہ پوپلے منہ سے کیمرے کے سامنے مسکراتے

کتنے برے لگتے نہ آپ؟" جس نے دانت پیستے کیمرے میں

مسکراتے ہوئے اسے گھور کر دیکھا تھا۔" ہاہاہا۔ مذاق تھا

خونخوار شیرنی۔۔پگلی مذاق بھی نہیں سمجھتی۔۔" شہوار نے

ڈرتے فوراً سے ایک قدم دور لیا تھا جس پر آریحہ نے مسکراتے

قدم سٹیج سے نیچے لیئے تھے، سیف اللہ اور آروا کے قریب

آتے اسنے پیار سے اپنی بیٹی کے گال چھوئے تھے جب سیف

اللہ نے اسے سب کے سامنے گلے لگاتے اسکے ماتھے پر ہونٹ

رکھے تھے، جس پر آریحہ نے آنکھیں پھاڑے اسکی طرف

دیکھا تھا اور اسی لمحے کیمرہ میں نے انکی فوٹو کلک کی تھی۔

"غاذیان!! مما کی جان پلیز کھانا کھالو۔۔ماما کو اتنا تنگ نہیں

کرتے۔"آریحہ نے بھرائی ہوئی آواز میں اپنے دو سالہ

بیٹے کو ادھر سے ادھر کودتے دیکھ کہا تھا، وہ کب ایک گھنٹے

سے اسے کھانا کھلانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن غاذیان

کی پھرتیلی عادت کی وجہ سے وہ کبھی ایک جگہ نہیں ٹکتا تھا

اسلیئے اس کو کھانا کھلانا ایک محاض حل کرنے کے مترادف

تھا۔"مم۔۔۔ بابا۔۔۔ بابا۔۔۔ تھانا۔نو۔۔"غاذیان

نے اپنے باپ کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ صوفے پر اچھلتے

ہوئے پر جوش انداز میں پکارا تھا جو پہلے تو غاذیان کی پر جوش

آواز پہ مسکراتا ہوا اندر داخل ہو رہا تھا لیکن اپنی جان سے

عزیز بیوی کی آنکھوں میں آنسو دیکھ فوراً اسکی جانب بڑھتے

ساتھ غاذیان کو بھی ایک ہاتھ سے اپنے بازو میں بھرا تھا۔

"آری۔ کیا ہوا میری جان ؟۔۔ تم تم رو کیوں رہی ہو ؟

طبیعت ٹھیک نہیں ہے ؟ کہیں درد ہو رہا ہے ؟ بتاؤ کیا ہوا

آری۔۔ ؟؟ تم مجھے پریشان کر رہی ہو ؟" سیف اللہ نے

لہجے میں دنیا جہاں کا پیار سموئے نرمی سے آریحہ کا چہرہ

تھامتے اسکے ماتھے اور گال پر ہونٹ رکھتے ہوئے پوچھا

تھا۔" یہ دیکھیں نہ سیفی۔۔اپنے بیٹے کو کب سے مجھے

تنگ کر رہا ہے اور کھانا بھی نہیں کھا رہا۔ادھر

ادھر بھاگے جا رہا ہے۔"آریحہ نے سیف اللہ کو دیکھتے

فوراً اسکے گرد ہاتھ باندھتے اسکے بیٹے کی شکایت لگائی تھی

جو اپنی ماں کو دیکھتے اپنی چھوٹے چھوٹے تین سے چار دانت

دکھا رہا تھا اور ایسا کرتے وہ اتنا کیوٹ لگ رہا تھا کی سیف اللہ

جو حیران ہوتا اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا اپنے بیٹے کی اس حرکت

پر مسکراہٹ ضبط نہ کر سکا اور کھلکھلا کر ہنس دیا جبکہ آریحہ

جو خود بھی غازیان کو گھور رہی تھی اسکی دل موہ لینے والی

مسکراہٹ پر خود بھی ہنس پڑی تھی، جبکہ سیف اللہ بیچارہ

منہ کھولے حیرت سے اپنی بیوی اور بچے کو دیکھ رہا تھا جو

ابھی کچھ سیکنڈ پہلے آنکھوں میں آنسو بھری تھی اور بیٹے

کو چومتی خود بھی مسکرا رہی تھی۔"آروا کہاں ہے؟"

آروا کو لاؤنج میں نہ پاتے سیف اللہ نے آریحہ کے بال پیار

سے کان کے پیچھے کرتے پوچھا تھا،"خالہ جانی کے ساتھ اوپر

نئے بے بی کی شاپنگ کرنے میں مصروف ہے۔۔۔۔"

آریحہ نے سرخ رخسار کے ساتھ ہلکی آواز میں جواب

دیا جس پر سیف اللہ نے دلکشی سے مسکراتے قہقہ لگایا

تھا اور آریحہ کو اپنی بانہوں میں بھیچا تھا۔ماں باپ دونوں

کو مسکراتے دیکھ غاذیان نے بھی اپنا حصہ ڈالا اور سیف اللہ

کی گود میں چڑھ کر ننھے ننھے ہاتھ دونوں کے گرد باندھنے

کی کوشش کرنے لگا۔"میرا غازیان بھی اب بڑا بھائی بن

جائے گا۔۔ہیں ناغازی؟؟"سیف اللہ نے اللہ کا شکر ادا

کیا تھا جس نے اسے دوبارہ اتنی بڑی خوشخبری دی تھی۔

\-

وہ اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرتا کم تھا کہ اس نے دیر سے

سہی اسے اسکی محبت سے نواز دیا تھااور اب اسکی

فیملی کو بھی مکمل کر دیا تھا، سیف اللہ نے محبت سے آریحہ

کے ماتھے پر پیار کیا تھا جو خود بھی آنکھوں ڈھیروں چمک

لیئے بیڈ کے قریب بیٹھی اپنی خالہ جانی کے ہاتھوں میں

اپنی کچھ گھنٹوں کی بیٹی کو سب سے پیار بٹورتے دیکھ رہی تھی۔ آروا اور غاذیان چہروں پر بڑی سی مسکراہٹ لیئے اس چند گھنٹوں کی بچی کو اپنی انگلی کے پوروں سے چھو رہے تھے اور سیف اللہ اور آریحہ ایک دوسرے کو دیکھتے اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے۔

ختم شد